انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اول ــــ تا ــــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ——— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

حصہ دوم از فتاویٰ حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خان رضی اللہ عنہ بریلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ: از سرسادہ ضلع سہارنپور مرسلہ یعقوب علی خان کلارک پولیس ۱۵ رمضان مبارک ۱۳۱۵ھ

قبلہ وکعبہ ام مدظلہ۔ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت۔ کہ اس قصبہ سرسادہ میں ایک شخص جواپنے آپ کو نائب مسیح یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا خلیفہ بتلاتا رہتا ہے۔ پرسوں اس نے ایک عبارت پیش کی جسکا مضمون ذیل میں تحریر کرتا ہوں ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھیجی ہے مگر میں خدمت والا میں پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہونگا اور درصورت تاخیر کے کئی مسلمانوں کا ایمان جاتا رہے گا۔ اور وہ اپنی راہ پہ آویگا۔ زیادہ ادب، تحریر یہ ہے۔

ایک مدت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات میں ہر جگہ گفتگو ہوتی ہے اور اس میں دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو منکر حیات ہے اور ان دونوں فریق کی طرف سے کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے۔ بس اس بارے میں ایک آیت قطعیۃ الدلالۃ اور صریحۃ الدلالۃ اور صریحۃ الدلالۃ یا کوئی حدیث مرفوع متصل اس مضمون کی عنایت فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری وبحیات جسمانی آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور کسی وقت میں بعد حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے رجوع کریں گے اور اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی رہیں گے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہوں گے یا ان کو خدا تعالیٰ نے اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کرکے امتی بنا دیگا تو پہلے تو کوئی آیت بشروط متذکرۂ بالا ہونی چاہیئے اور بعد اسکے کوئی حدیث تاکہ ہم اس حالت تذبذب سے بچیں اور جو آیت ہو اس میں لفظ حیات ہو خواہ کسی صیغے سے ہو۔ یہاں کئی صاحب ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کرتے ہیں اور متوفیک و فلما توفیتنی دو آیت پیش کرتے ہیں اور ان دونوں آیتوں کا ترجمہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابن عباسؓ سے پیش کرتے ہیں اور سند میں صحیح بخاری اور اجتہاد بخاری موجود کرتے ہیں۔ اب آپ ان آیتوں کے ترجمے جو کسی صحابی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہوں اور صحیح بخاری میں موجود ہوں عنایت فرمایئے اور دونوں طرف روایتیں ہر قسم کی موجود ہیں ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیئے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے۔ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے

یا نہیں اگر ہے تو اسکی آیت اور نہیں ہے تو وجہ فقط بینوا توجروا۔

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الذین کذبوا بآیٰتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء الحمد للہ الذی خلق عبدہ وابن امتہ عیسیٰ بن مریم رسول اللہ بکلمۃ منہ وجعلہ فی البدء مبشرا برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد وفی الختم ناصرا الملتہ اماما من امتہ نائبا عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وعلی سائر انبیاء ہٖ وکل محبوب لدیہ وعلینا بھم الیٰ یوم الدین اٰمین اٰمین یارب العلمین۔ قال الفقیر محمد ن المدعوا بحامد رضا القادری البریلوی غفر اللہ تعالیٰ لہ واوردہ من مناھل المنی کل موردردی ؛

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

برادران مسلمین حفظکم اللہ تعالیٰ عن شرور المفسدین حفظ ناموس وحفظ جان وحفظ جسم وحفظ مال میں سب مومن وکافر ہمیشہ ساعی وسرگرم رہتے ہیں۔ اللہ عزوجل کو یاد کرکے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف کیجئے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی بگوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجئے اور انہیں میزان عقل وانصاف میں تول کر حق وناحق کی تمیز کیجئے فضل الٰہی عزوجل سے امید واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائے گی اور شب ضلالت کی ظلمت دھواں ہو کر اڑ جائے گی۔ مخالفین اگر بر سر انصاف آئے فھو المراد ورنہ آپ تو بعنایت الٰہی راہ حق پر ثابت قدم ہو جائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔ پیش از جواب چند مقدمات نافعہ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالیٰ حق واضح ہو اور صواب لائح واللہ المعین وبہ نستعین ؛

مقدمہ اولیٰ

مسلمانو! میں پہلے تمہیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید وحدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل شئی جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو مگر ساتھ ہی فرما دیا وما یعقلھا الا العٰلمون ٥ اسکی سمجھ میں نہیں مگر عالموں کو۔ اسی لئے فرماتا ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ٥ علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ کے سمجھ لینے پر قادر ہوں نہیں بلکہ اس کے متصل ہی فرما دیا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم۔ اے نبی ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لئے اتارا کہ تو لوگوں سے شرح بیان فرما دے اس چیز کی جو ان کی طرف اتاری گئی۔ اللہ اللہ قرآن عظیم کے لطائف ونکات منتہی نہ ہونگے ان دو آیتوں کے اتصال سے رب العالمین نے ترتیب وار سلسلہ فہم کلام الٰہی کا منتظم فرما دیا کہ اے جاہلو تم کلام علماء کی طرف رجوع

کرو اور اے عالمو تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام سمجھ میں آئے۔ غرض ہم پر تقلید آئمہ واجب فرمائی اور آئمہ پر تقلید رسول اور رسول پر تقلید قرآن وللہ الحجۃ البالغۃ والحمد للہ رب العلمین امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ میں اس معنی کو جابجا بتفصیل تام بیان فرمایا از انجملہ فرماتے ہیں لولا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصل بشریعتہ ما اجمل فی القرآن لبقی القرآن علی اجمالہ کما ان الائمۃ المجتہدین لولم یفصلوا ما اجمل فی السنۃ لبقیت السنۃ علی اجمالھا وھکذا الی عصرنا ھذا پس اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یونہی مجمل رہتا اور اگر مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یونہی مجمل رہتی اور اسی طرح ہمارے اس زمانے تک کہ اگر کلام آئمہ کی علمائے مابعد شرح نہ فرماتے تو ہم اسے سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے۔ تو یہ سلسلہ ہدایت رب العزۃ کا قائم فرمایا ہوا ہے۔ جو اسے توڑنا چاہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ پر چل رہا ہے اس لئے قرآن عظیم کی نسبت ارشاد ہوا یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا اللہ تعالیٰ اسی قرآن سے بہتیروں کو گمراہ کرتا اور بہتیروں کو سیدھی راہ عطا فرماتا ہے۔ جو سلسلے سے چلتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ہدایت پاتے ہیں۔ اور جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اوندھی سمجھ کے بھروسے قرآن عظیم سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چاہ ضلالت میں گرتے ہیں اسی لئے امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیأتی ناس یجادلونکم بشبھات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں گے جو تم سے قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑیں گے تم انہیں حدیثوں سے پکڑو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔ رواہ الدارمی ونصر المقدسی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وابن عبد البر فی العلم وابن ابی زمنین فی اصول السنۃ والدارقطنی والاصبھانی فی الحجۃ وابن النجار اسی لئے امام سفین بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الحدیث مضلۃ الا للفقھاء حدیث گمراہ کر دینے والی ہے مگر آئمہ مجتہدین کو۔ تو وجہ وہی ہے کہ قرآن مجمل ہے جسکی توضیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح آئمہ مجتہدین نے کر دکھائی تو جو آئمہ کا دامن چھوڑ کر خود قرآن و حدیث سے اخذ کرنا چاہے گا بہکے گا گرے گا اور جو حدیث کو چھوڑ کر قرآن مجید سے لینا چاہے وادی ضلالت میں پیاسا مرے گا تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوح دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن و حدیث چاہیئے جان لو یہ گمراہ ہے اور جسے کہتا سنو کہ ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھ لو کہ یہ بددین دین خدا کا بدخواہ ہے۔ پہلا فرقہ قرآن عظیم کی پہلی آیت فاسئلوا اھل الذکر کا مخالف مستکبر ہے اور دوسرا طائفہ قرآن عظیم کی پہلی آیت لتبین للناس ما نزل الیھم کا منکر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے پہلے فرقہ مخذولہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہے رواہ ابو داود عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے طائفہ ملعونہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کما حرم اللہ۔ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اوس کا مثل۔ خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائی رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابوداود والترمذی وابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعندھم ملخصا الدارمی وعند البیھقی فی الدلائل عن ابی رافع وعند ابی داود عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس زمانۂ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بیفکرے نیچری حضرات تھے جنہوں نے حدیثوں کو یکسر رد کر دیا اور نرے زبان صرف قرآن عظیم پر مدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن ان کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مراد الٰہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اسکے معنی گھڑنا۔ اب دوسرے یہ حضرات نئے فیشن کے مسیحی اس انوکھی آن والے پیدا ہوئے کہ ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیئے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے۔ کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانا نہیں حضور کی روشن حدیثیں ان کے مردود خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں اسی لئے اپنی بگڑتی بنانے کو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیئے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے لگتے لگانے کی گنجائش ہو۔ مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمہیں قرآن میں شبہ ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو اگر اس میں این وآں نکالیں تم ائمہ کا دامن پکڑو اس تیسرے درجے پر آکر حق وباطل صاف کھل جائیگا اور ان گمراہوں کا اڑایا ہوا سارا غبار حق کے بہتے ہوئے بادلوں سے دھل جائے گا اس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے نظر آئیں گے کانھم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ اول تو حدیثوں ہی کے آگے انہیں کچھ نہ بنے گی صاف منکر ہو بیٹھیں گے اور وہاں کچھ چون وچرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کر دیں گے کہ پھر انہیں یہی کہنے بن آئیگی کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے اسوقت معلوم ہو جائیگا کہ ان کا امام ابلیس لعین ہے جو انہیں لئے پھرتا ہے اور قرآن وحدیث وائمہ کے ارشادات پر نہیں جمنے دیتا ولاحول ولا قوۃ الا

باللہ العلی العظیم یہ نفیس وجلیل فائدہ ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئے گا۔ اور باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائیگا۔ کیف لا وانہ من زواھر جواھر افادات سیدنا الوالد العلام مقدام المحققین الاعلام مد ظلہ العالی الیٰ یوم القیام فی کتابہ المستطاب البارقۃ الشارقۃ علیٰ مارقۃ المشارقۃ والحمد للہ رب العلمین ٭

مقدمہ ثانیہ

مانی ہوئی باتیں چار قسم کی ہوتی ہیں۔

اول:۔ ضروریات دین جن کا منکر کافر ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضح الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کو گنجائش نہ تاویل کو راہ۔

دوم:۔ ضروریات مذہب اہل سنت وجماعت جن کا منکر گمراہ بدمذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ باحتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو۔

سوم:۔ ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر خاطی وآثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت دلیل ظنی کافی جب کہ اسکا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح ومضمحل کر دے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواد اعظم وجمہور علماء سند وافی فان ید اللہ علی الجماعۃ :۔

چہارم:۔ ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف مخطی کہا جائے ان کے لئے ایسی دلیل ظنی بھی کافی جس نے جانب خلاف کے لئے بھی گنجائش رکھی ہو۔ ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو اس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بے وقوف ہے یا مکار فیلسوف۔

ع ہر سخن وقتے وہر نکتہ مقامے دارد ، گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں حتیٰ کہ مرتبۂ اعلیٰ اعنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح ان کا ذکر آیات واحادیث میں نہیں۔ مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا قرآن وحدیث میں اللہ عزوجل کے علم واحاطۂ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان وامتناع کی بحث کہیں نہیں پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب والشہادہ ہے کوئی ذرہ اس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاش للہ ضرور کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی سے ہر جزئیہ کی تصریح قرآن وحدیث میں ضرور نہیں تو ان سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مطالبہ کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانیں گے۔ نری جہالت ہے یا صریح ضلالت۔ اسکی نظیر یوں سمجھنا چاہیئے کہ کوئی کہے کہ فلاں بیگ

کا باپ توم کا مرزا تھا زید کہے اسکا ثبوت کیا ہے ہمیں قرآن میں لکھا دکھا دو کہ مرزا تھا ورنہ ہم نہ مانیں گے کہ قرآن کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے۔ ایسے سفیہ کو مجنوں سے بہتر اور کیا لقب دیا جاسکتا ہے شرع میں نسب شہرت و تسامع سے ثابت ہو جاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور یا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھا دو کہ ان کی رحلت ہو چکی سلم علیہ یوم ولد ویوم یموت فرمایا ہے مات یحییٰ کہیں نہیں آیا تو اس احمق سے یہی کہا جائیگا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیاء علیہما الصلوٰۃ والسلام کی موت وحیات کا ذکر فرمایا ہے جو خاص یحییٰ و عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے انتقال و زندگی کا ذکر ضرور ہوتا بلکہ قرآن مجید نے تو انبیاء ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا ومنهم من لم نقصص علیك بہت انبیاء وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمہارے سامنے نہ کیا تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیاء کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے ان کی نبوت معاذ اللہ باطل نہیں ٹھہر سکتی یونہی موت یحییٰ یا حیات عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہ فرمانے سے ان کی موت اور ان کی حیات بے ثبوت نہیں ہو سکتی۔ عقل و انصاف ہو تو بات تو اتنے ہی فقرے میں تمام ہو گئی اور جنون و تعصب کا علاج میرے پاس نہیں

مقدمہ ثالثہ

جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اسکا بار ثبوت اسی کے ذمے ہوتا ہے آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل مجنون کہلاتا ہے یا مکار پرفنون۔ وھذا ظاھر جدا۔

مقدمہ رابعہ

جو جس بات کا مدعی ہو اس سے اس دعوے کے متعلق بحث کی جائے گی خارج از مبحث بات کہ ثابت ہو تو اسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اسکے خصم کو مضر نہیں ایسی بات میں اسکا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور عوام ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا ٹھیلنا ہوتا ہے۔ مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث اس میں چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے ان کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہا جائے گا کہ اگر ان کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعویٰ کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نافع تیرے خصم کو کیا مضر ہوا کیا ان کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں منہ ڈال کر الگ بیٹھ۔

مقدمہ خامسہ

کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اوس کی تشریف آوری کو محال نہیں کرسکتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا فَقَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ

اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ گری ہوئی تھی اپنی چھتوں پر بولا کہاں جلائیگا اسے اللہ بعد اسکی موت کے سواد سے موت دی اللہ نے سو برس پھر اسے زندہ کیا اور فرمایا یہاں کتنا ٹھہرا بولا میں ٹھہرا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو یہاں ٹھہرا سو برس اب دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو (جو دور وز میں بگڑ جانے کی چیز تھے وہ اب تک نہ بگڑے اور دیکھ اپنے گدھے کو (جس کی ہڈیاں تک گل گئیں) اور تاکہ ہم تجھے نشانی بنائیں لوگوں کے لئے (کہ اللہ تعالےٰ یوں مُردوں کو جلاتا ہے) اور دیکھ ان ہڈیوں کو کہ ہم کیونکر انہیں اٹھاتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ سب اسکے لئے ظاہر ہو گیا (اور اسکی آنکھوں کے سامنے ہم نے اس کے گدھے کی گلی ہوئی ہڈیوں کو درست فرما کر گوشت پہنا کر زندہ کر دیا) بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس کے بعد رب جل و علا نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قصہ ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے رب سے عرض کی مجھے دکھا دے تو کیونکر مُردے جلائیگا۔ حکم ہوا چار پرندے اور پالے پھر انہیں ذبح کر کے متفرق پہاڑوں پر ان کے اجزار کھدے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایسا ہی کیا ان کے پر اور خون اور گوشت قیمہ کر کے سب خلط ملط کئے اور اس مجموع مخلوط کے حصے کر کے متفرق پہاڑوں پر رکھے۔ حکم ہوا اب انہیں بلا تیرے پاس دوڑے چلے آئیں گے۔ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بیچ میں کھڑے ہو کر آواز دی۔ ملاحظہ فرمایا کہ ہر جانور کے گوشت پوست پروں کا ریزہ ریزہ ہر پہاڑ سے اڑ کر ہوا میں باہم ملتا اور پورا پرندہ بن کر زندہ ہو کر ان کے پاس دوڑتا آ رہا ہے۔ تو عجب پرندچرند مر کر دنیا میں پھر پلٹے اور عزیر یا ارمیا علیہما الصلوٰۃ والسلام سو برس موت کے بعد دنیا میں پھر تشریف لا کر ہادی خلق ہوئے تو اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالفرض انتقال بھی فرمایا ہو تو یہ ان کے دوبارہ تشریف لانے اور ہدایت فرمانے کا کیا مانع ہو سکتا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کلام ہے جو اپنے رب کو قادر مطلق مانتے اور اسکے کلام کو حق یقینی جانتے ہیں نیچری ملحدوں کا ذکر نہیں جن کا معبود ان کے زعم نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے کہ ان کے ساختہ نیچر کے خلاف دم نہیں مار سکتا جو باتیں ان کی ناقص عقل معمولی قیاس سے باہر ہے کیا مجال کہ ان کا خدا کر سکے ان کے نزدیک قرآن مجید کے ایسے ارشادات معاذ اللہ سب بناوٹ کی کہانیاں ہیں کہ گڑھ گڑھ من سمجھوتے کو بنائی گئی ہیں۔ تَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ○ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ○ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ ○ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○ اب فقیر غفرلہ المولی القدیر ان مقدمات خمس سے منکرین شمس کے حواس خمسہ درست کر کے بتوفیق اللہ تعالےٰ جانب جواب عطف عنان اور چند تنبیہوں میں حق واضح کو ظاہر و بیان کرتا ہے۔

تنبیہ اول: سیدنا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ وعلیٰ سائر الانبیاء

وبارک وسلم کے بارے میں یہاں تین مسئلے ہیں۔

مسئلہ اولیٰ:۔ یہ کہ نہ وہ قتل کئے گئے نہ سولی دیے گئے بلکہ ان کے رب جل وعلیٰ نے انہیں مکر یہود عنود سے صاف سلامت بچا کر آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود ملاعنہ نے ان کے دھوکے میں اسے سولی دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ قطعیہ یقینیہ ایمانیہ پہلی قسم کے مسائل یعنی ضروریات دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافر اسکی دلیل قطعی رب العزۃ جل جلالہ کا ارشاد ہے وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝ اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب ان کے کفر کرنے اور مریم پر بہتان اٹھانے اور ان کے اس کہنے کے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بن مریم خدا کے رسول کو اور انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ اسے سولی دی بلکہ اس کی صورت کا دوسرا بنا دیا گیا ان کے لئے اور بیشک وہ جو اسکے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا اسکا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے مگر بدن عیسیٰ کا سا نہیں یہ وہ نہیں کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اس سے شک میں ہیں انہیں خود بھی اسکے قتل کا یقین نہیں مگر یہی گمان کے پیچھے چلنا اور بالیقین انہوں نے اسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور نہیں اہل کتاب سے کوئی مگر یہ کہ ضرور ایمان لانے والا ہے عیسیٰ پر اسکی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہی دے گا۔ اس مسئلے میں مخالف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہب نیچری کا قیاس ہوتا ہے کہ وہ بھی مخالف ہوں یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساختہ نیچر کی سمجھ سے دور ہے کہ آدمی سلامت آسمان پر اٹھا لیا جائے اور اسکی صورت کا دوسرا بن جائے اس کے دھوکے میں سولی پائے مگر ختم الٰہی کا ثمرہ کہ نصاریٰ بھی اس عبد اللہ ورسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ معاذ اللہ وہ ابن اللہ مان کر پھر باتباع یہود اسی کے قائل ہوئے کہ دشمنوں نے انہیں سولی دے دی، قتل کیا نہ ان کی خدائی چلی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرفہ خدا جسے آدمی سولی دیں۔

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۝

مسئلہ ثانیہ:۔ اس جناب رفعت قباب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب قیامت آسمان سے اتر کر دنیا میں دوبارہ تشریف فرما ہو کر اس عہد کے مطابق جو اللہ عزوجل نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیا دین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنا یہ مسئلہ قسم ثانی یعنی ضروریات مذہب اہلسنت وجماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاسر بد مذہب فاجر اس کی دلیل احادیث متواترہ و اجماع اہل حق ہے۔ ہم یہاں بعض احادیث ذکر کرتے ہیں۔

حدیث اول: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم کیسا حال ہوگا تمہارا جب تم میں ابن مریم نزول کریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ یعنی اسوقت کی تمہاری خوشی اور تمہارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ تم میں اتریں تم ہیں رہیں تمہارے معین و یاور بنیں اور تمہارے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

حدیث دوم: نیز صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہوکر اتریں پس صلیب کو توڑ دیں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے)، اور مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اسکی سب چیزوں سے بہتر ہوگا۔ یہ حدیث بیان کرکے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھو کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

حدیث سوم: صحیح مسلم میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ رومی نصاریٰ اعماق یا دابق میں اتریں (کہ ملک شام کے دو موضع ہیں)، ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائیگا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہونگے۔ جب دونوں لشکر مقابل ہونگے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑنے دو جو ہم میں سے قید ہوکر تمہاری طرف گئے (اور مسلمان ہو گئے)، پس مسلمان کہیں گے نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھران سے لڑائی ہوگی لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالےٰ انہیں توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائیں گے وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہونگے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑیں گے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آ چکی ہوگی)، فتح کریں گے وہ غنیمتیں تقسیم ہی کرتے ہوں گے اپنی تلواریں درختان زیتون پر لٹکادی ہونگی کہ ناگاہ شیطان پکارے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آگیا مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب شام میں آئیں گے دجال نکل آئیگا فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا قیمت الصلوٰۃ فینزل عیسیٰ بن مریم فامھم فاذا راٰہ عدواللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی

یھلك ولكن یقتله الله بیدہ فیریھم دمه فی حربته اسی اثنا میں کہ مسلمان دجال سے قتال کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہونگے کہ نماز کی تکبیر ہوگی عیسیٰ بن مریم نزول فرمائیں گے ان کی امامت کریں گے۔ وہ خدا کا دشمن دجال جب انہیں دیکھے گا ایسا گلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اگر عیسیٰ رسول اللہ اسے نہ ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کرے گا مسیح مسلمانوں کو اسکا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔

حدیث چہارم:۔ نیز صحیح مسلم وسنن ابی داود وجامع ترمذی وسنن نسائی وسنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انھا لن تقوم حتی تروا قبلھا عشر اٰیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسیٰ بن مریم ویاجوج و ماجوج الحدیث۔ بیشک قیامت نہ آئیگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو از انجملہ ایک دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج وماجوج کا نکلنا۔

حدیث پنجم:۔ مسند امام احمد وصحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا یأتی بالشام مدینة بفلسطین بباب لد فینزل عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام فیقتله ویمکث عیسیٰ فی الارض اربعین سنة اماما عدلا وحکما مقسطا۔ وہ ملک شام میں شہر فلسطین دروازۂ شہر لد کو جائیگا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتر کر اسے قتل کریں گے۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین میں چالیس برس رہیں گے امام عادل حاکم منصف ہو کر۔

حدیث ششم:۔ نیز مسند وصحیح مذکورین میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامة فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرھم تعالیٰ صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امیر تکرمة اللہ لھذہ الامة ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا قیامت تک غالب رہے گا پس عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام اتریں گے امیر المومنین ان سے کہے گا آئیے ہمیں نماز پڑھائیے وہ فرمائیں گے۔ نہ تم میں بعض بعض پر سردار ہیں بسبب اس امت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حدیث ہفتم:۔ نیز مسند احمد وصحیح مسلم وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ مطولا اور سنن ابی داؤد میں مختصراً حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال لعین کا ذکر فرمایا کہ وہ شام وعراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہے گا پہلا دن ایک سال کا ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن جیسے دن ہوتے ہیں

اسقدر جلد ایک شہر سے دوسرے میں پہنچے گا جیسے بادل کو ہوا اڑائے لئے جاتی ہو جو اسے مانیں گے ان کے لئے بادل کو حکم دیگا برسنے لگے گا زمین کو حکم دے گا کھیتی جم اٹھے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلا جائیگا ان پر قحط ہو جائے گا تہیدست رہ جائیں گے ویرانے پر کھڑا ہو کر کہے گا اپنے خزانے نکال خزانے نکل کر شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہولیں گے پھر ایک جوان گٹھے ہوئے جسم کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کرے گا دونوں ٹکڑے ایک نشانہ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مقتول کو آواز دے گا وہ زندہ ہو کر چلا آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہو گا ہنسے گا فبینما ھو کذلک اذ ابعث اللّٰہ المسیح عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الامات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ؛ دجال لعین اسی حال میں ہو گا کہ اللہ عزوجل مسیح عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجے گا وہ دمشق کی مشرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے دو کپڑے ورس و زعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکنے لگے گا اور جب سر اٹھائیں گے موتی سے جھڑنے لگیں گے کسی کافر کو حلال نہیں کہ ان کی سانس کی خوشبو پائے اور مر نہ جائے اور انکا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کر کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل فرمائیں گے۔ اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ان کے زمانے میں یاجوج و ماجوج کا نکلنا پھر اسکا ہلاک ہونا بیان فرمایا پھر ان کے زمانے برکت کی افراط یہاں تک کہ انار اتنے بڑے پیدا ہوں گے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھرے گا چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آجائیگی ایک اونٹنی کا دودھ آدمیوں کے گروہوں کے لئے کافی ہو گا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے ایک بکری کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ کا پیٹ بھر جائیگا ؛

حدیث ہشتم : نیز مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰے عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین سنۃ فیبعث اللّٰہ عیسی

ملہ : فائدہ : یہ ہوائی جہاز اس رسالہ کی طبع ثانی کے زمانہ میں ایجاد ہوئے اسی کا پیش خیمہ ہیں صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سب یقیناً حق ہیں ظاہری اسباب پر سر منڈانے والے اپنے وقت تک کے خلاف اسباب بات سن کر بدکتے ہیں پھر اسباب ہی بنا دیتے ہیں کہ ان کا بدکنا محض جہل و حماقت تھا اللہ عزوجل کی قدرت پر اعتقاد نہ تھا اسی قبیل سے ہے وہ حدیث کہ آدمی سے اسکا کوڑا بات کریگا بازار کو جائیگا کوڑا مکان میں لٹکا جائیگا اس کے پیچھے گھر میں جو باتیں ہوئیں کوڑا اسے بتا دیگا یہ احمقوں کے نزدیک کتنا خلاف نیچر تھا اب فونوگراف سے اس کا سامان پڑ چلا ۱۲ منہ

بن مریم فیطلبہ فیھلکہ الحدیث دجال میری امت میں نکلے گا ایک چلہ ٹھہرے گا پھر اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اسے ڈھونڈھ کر قتل کریں گے۔

حدیث نہم:۔ سنن ابوداود میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس بینی وبینہ نبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام وانہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کأن راسہ یقطرون لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون میرے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھنا پہچان لینا وہ میانہ قد ہیں رنگ سرخ وسپید دو کپڑے ہلکے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ انہیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑیں گے خنزیر قتل کریں گے جزیہ اٹھا دیں گے ان کے زمانہ میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب مذہبوں کو فنا کردے گا وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے دنیا میں چالیس برس رہ کر وفات پائیں گے مسلمان ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

حدیث دہم:۔ جامع ترمذی میں حضرت مُجَمِّع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یقتل ابن مریم الدجال بباب لُدّ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام دجال کو دروازہ شہر لُد پر قتل فرمائیں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں حضرت عمران بن حصین ونافع بن عتبہ وابو برزہ وحذیفہ وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابو امامہ وابن مسعود وعبداللہ بن عمرو وسمرہ بن جندب ونواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفہ بن الیمان سے رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین۔

حدیث یازدہم:۔ سنن ابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم وصحیح مختارہ میں ہے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث طویل جلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بالتفصیل عجائب احوال اعور دجال اعاذنا اللہ تعالےٰ منہ بیان فرمائے پھر فرمایا اہل عرب اس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہونگے اور ان کا امام ایک مرد صالح ہوگا (یعنی حضرت امام مہدی) فبینما امامھم قد تقدم یصلی بھم الصبح اذ نزل علیھم عیسی بن مریم الصبح اس اثنا میں کہ ان کا امام نماز صبح پڑھانے کو بڑھے گا ناگاہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام وقت صبح نزول فرمائیں گے مسلمانوں کا امام الٹے قدموں پھرے گا کہ عیسیٰ امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کی پشت

پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے ہی لئے ہوئی تھی ان کا امام نماز پڑھائے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سلام پھیر کر دروازہ کھلوائیں گے اس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہونگے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گلنے لگے گا بھاگے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تو بچ کر نہیں جا سکتا پھر شہر لُد کے شرقی دروازے پر اسے قتل فرمائیں گے اسکے بعد قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے ہیں۔

حدیث دوازدهم :- نیز سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے شب اسریٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے باہم قیامت کا چرچا ہوا انبیاء نے پہلے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسکا حال پوچھا انہیں خبر نہ تھی موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انہیں بھی معلوم نہ تھا انہوں نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رکھا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر گرے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے گرنے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزۃ نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج دجال ذکر کرکے فرمایا فانزل فاقتلہ میں اتر کر اسے قتل کروں گا پھر یاجوج وماجوج نکلیں گے میری دعا سے ہلاک ہونگے فعھد الی متی کان ذلک کانت الساعۃ من الناس کالحامل التی لا یدری اھلھا متی تفجؤھم بولادتھا یعنی مجھے رب العزۃ نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اسوقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہوگا جیسے کوئی عورت پورے دنوں پیٹ سے ہو گھر والے نہیں جانتے کہ کس وقت اس کے بچہ ہو پڑے۔

حدیث سیزدهم :- امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور رویانی مسند اور ضیاء صحیح مختارہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر دجال بیان کرکے فرمایا ثم یجیٔ عیسی بن مریم من قبل المغرب مصدقا بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی ملتہ فیقتل الدجال ثم انما ھو قیام الساعۃ اس کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام جانب مغرب سے آئیں گے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر۔ پس دجال کو قتل کریں گے پھر آگے قیامت ہی قائم ہونا ہے۔

حدیث چہاردهم :- معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر دجال فرمایا یلبث فیکم ما شاء اللہ ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد علی ملتہ اماما مھدیا وحکما عدلا فیقتل الدجال وہ تم میں رہے گا جب تک اللہ چاہے پھر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام اتریں گے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور حاکم عدل کرنے والے وہ دجال

کو قتل کریں گے۔

حدیث پانزدہم[15] :- مسند احمد و صحیح ابن خزیمہ و مسند ابی یعلی و مستدرک حاکم و مختارۂ مقدسی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حدیث طویل ذکر دجال میں فرمایا مسلمان ملک شام میں ایک پہاڑ کی طرف بھاگ جائیں گے وہ وہاں جاکر ان کا حصار کرے گا اور سخت مشقت و بلائیں ڈالیگا ثم ینزل عیسیٰ فینادی من السحر فیقول یاایھا الناس ما یمنعکم ان تخرجوا الی الکذاب الخبیث فیقولون ھذا رجل حی فینطقون[1] فاذا ھم بعیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام ؎ اسکے بعد عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے پچھلی رات مسلمانوں کو پکاریں گے لوگو اس کذاب خبیث کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں ان کے سوا کوئی باقی نہ بچا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز سن کر کہیں گے یہ مرد زندہ ہے) جواب دیں گے دیکھیں تو وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکے بعد نماز صبح میں امام مسلمین کی امامت پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا ؛

حدیث شانزدہم[16] :- نعیم بن حماد کتاب الفتن میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی قلت یارسول اللہ الدجال قبل اوعیسی بن مریم قال الدجال ثم عیسی بن مریم الحدیث میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، پہلے دجال نکلے گا یا عیسیٰ بن مریم فرمایا عیسیٰ بن مریم ؛

حدیث ہفدہم :- طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق عیسیٰ بن مریم دمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے ؛

حدیث ہیجدہم[18] :- مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیھبطن عیسی بن مریم حکما واماما مقسطا ولیسلکن فجاحاجا او معتمرا ولیأتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیہ خدا کی قسم ضرور عیسیٰ بن مریم حاکم و امام عادل ہوکر اتریں گے اور ضرور شارع عام کے رستے حج یا عمرے کو جائیں گے اور ضرور میرے سلام کے لئے میرے مزار اقدس پر حاضر آئیں گے اور ضرور میں ان کے سلام کا جواب دونگا صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیہ وعلی جمیع اخوانکما من الانبیاء والمرسلین وآلک وآلھم وبارک وسلم

حدیث نوزدہم[19] :- صحیح ابن خزیمہ و مستدرک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ

[1] :- ھکذا فی نسختی التی رایت ولعل الصواب فینطلقون ۱۲ منہ ۔

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیدرک رجلان من امتی عیسیٰ بن مریم ویشھدان قتال الدجال عنقریب میری امت سے دو مرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائیں گے اور دجال سے قتال میں حاضر ہونگے **اقول** ظاہر امت سے مراد امت موجودہ زمانۂ رسالت ہے علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ ورنہ امت حضور سے تو لاکھوں زمانۂ کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پائیں گے اور قتال لعین دجال میں حاضر ہونگے اس تقدیر سے وہ دونوں مرد سیدنا الیاس و سیدنا خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں کہ اب تک زندہ ہیں اور اسوقت تک زندہ رہیں گے کما ورد فی حدیث افادہ سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ علی ھامش التیسیر شرح جامع الصغیر۔

حدیث بستم:- امام حکیم ترمذی نوادر الاصول اور حاکم مستدرک میں حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لن یخزی اللہ تعالیٰ امۃ انا اولھا وعیسی بن مریم آخرھا اللہ عزوجل ہرگز رسوا نہ فرمائے گا اس امت کو جسکا اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث بست ویکم:- ابوداؤد طیالسی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یسلط علی الدجال الا عیسی بن مریم دجال لعین کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسیٰ بن مریم کے علیہما الصلوٰۃ والسلام کے۔

حدیث بست ودوم:- مسند احمد و سنن نسائی و صحیح مختارہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عصابتان من امتی احرزھما اللہ تعالیٰ من النار عصابۃ تغزو الھند وعصابۃ تکون مع عیسی بن مریم میری امت کے دو گروہوں کو اللہ عزوجل نے نار سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ وہ جو کفار ہند پر جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔

حدیث بست وسوم:- ابونعیم حلیہ اور ابوسعید نقاش فوائد العراقیین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طوبی لعیش بعد المسیح یوذن للسماء فی القطر ویؤذن للارض فی النبات حتی لو بذرت حبک علی الصفا لنبت وحتی یمر الرجل علی الاسد فلا یضرہ ویطأ علی الحیۃ فلا تضرہ ولا تشاح ولا تحاسد ولا تباغض خوشی اور شادمانی ہے اس عیش کے لئے جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگا آسمان کو اذن ہوگا کہ برسے اور زمین کو حکم ہوگا کہ اگائے یہاں تک کہ اگر تو اپنا دانہ پتھر کی چٹان پر ڈالے تو وہ بھی جم اٹھے گا اور یہاں تک کہ آدمی شیر پر گذرے گا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھدیگا اور وہ اسے مضرت نہ دیگا نہ آپس میں مال کا لالچ رہے گا نہ حسد نہ کینہ فی التیسیر شرح الجامع الصغیر

طوبٰی لعیش بعد المسیح ای بعد نزول عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام الی الارض فی اخر الزمان ؛

حدیث بست و چہارم[24] :- مسند الفردوس میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم علی ثمانمائۃ رجل واربع مائۃ امرأۃ اخیار من علی الارض الحدیث۔ عیسٰی بن مریم ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائیں گے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہونگے ؛

حدیث بست و پنجم[25] :- امام رازی وابن عساکر بطریق عبد الرحمن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالٰے عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم عند باب دمشق عند المنارۃ البیضاء لست ساعات من النہار ثوبین ممشوقین کانما ینحدر من راسہ اللؤلؤ عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام دروازہ دمشق کے نزدیک سپید منارے کے پاس چھ گھڑی دن چڑھے دو سنگین کپڑے پہنے اتریں گے گویا ان کے بالوں سے موتی جھڑتے ہیں ؛

حدیث بست و ششم[26] :- صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لارجوان طال بی عمر ان القی عیسی بن مریم فان عجل بی موت فمن لقیہ منکم فلیقراہ منی السلام میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسٰی بن مریم سے ملوں اور اگر میرا دنیا سے تشریف لے جانا جلد ہو جائے تو تم میں جو انہیں پائے ان کو میرا سلام پہنچائے ؛

حدیث بست و ہفتم[25] :- ابن الجوزی کتاب الوفا میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسٰی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی بن مریم من قبر واحد بین ابی بکر وعمر عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام زمین پر اتریں گے یہاں شادی کریں گے ان کے اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی میرے ساتھ مقبرۂ پاک میں دفن ہونگے روز قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اٹھیں گے کہ ابوبکر و عمر ہم دونوں کے داہنے بائیں ہونگے رضی اللہ تعالٰے عنہما ؛

حدیث بست و ہشتم :- بغوی شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰے عنہما سے حدیث طویل ابن صیاد میں راوی (جس پر دجال ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا) امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کر دوں فرمایا ان یکن ھو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسی بن مریم والا یکن ھو فلیس لک ان تقتل رجلا من اھل العھد اگر یہ دجال ہے تو اسکے قاتل تم نہیں دجال

کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم ہونگے اور اگر یہ وہ نہیں تو تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ کسی ذمی کو قتل کرو۔

حدیث بست و نہم :۔ ابن جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں اول الاٰیات الدجال ونزول عیسیٰ ویاجوج وماجوج یسیرون الی خراب الدنیا حتی یاتو بیت المقدس وعیسیٰ والمسلمون بجبل طور سینین فیوحی اللہ الی عیسیٰ ان احرز عبادی بالطور ومایلی ایلۃ ثم ان عیسیٰ یرفع یدیہ الی السماء ویؤمن المسلمون فیبعث اللہ علیھم دابہ یقال لھا النغف تدخل فی مناخرھم فیصبحون موتی ھذا مختصر: قیامت کی بڑی نشانیوں میں پہلی نشانی دجال کا نکلنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج کا پھیلنا وہ گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ ہیں چار لاکھ گروہ اُن میں کا مرد نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے ہیں بنی آدم سے، وہ دنیا ویران کرتے چلیں گے (دجلہ و فرات و بحیرۂ طبریہ کو پی جائیں گے) یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام واہل اسلام اس دن کوہ طور سینا میں ہونگے اللہ عزوجل عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو طور اور ایلہ کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہاتھ اٹھا کر دعا کریں گے اور مسلمان آمین کہیں گے اللہ عزوجل یاجوج وماجوج پر ایک کیڑا بھیجیگا نغف نام وہ انکے نتھنوں میں گھس جائیگا صبح سب مرے پڑے ہونگے۔

حدیث سیم :۔ حاکم وابن عساکر تاریخ اور ابونعیم کتاب اخبار المہدی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف تھلک امۃ انا فی اولھا وعیسی بن مریم فی اخرھا والمھدی من اھل بیتی فی وسطھا کیونکر ہلاک ہو وہ امت جس کی ابتدا میں میں ہوں اور انتہیٰ میں عیسیٰ بن مریم اور بیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی۔

حدیث سی و یکم :۔ نیز اسی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں منا الذی یصلی عیسیٰ بن مریم خلفہ میرے اہل بیت میں سے وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

حدیث سی و دوم :۔ ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے فرمایا یا عم النبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ان اللہ ابتدأ الاسلام بی وسیختمہ بغلام من ولدک وھو الذی یتقدم عیسیٰ بن مریم: اے نبی کے چچا بیشک اللہ تعالٰے نے اسلام کی ابتدا مجھ سے کی اور قریب ہے کہ اسے ختم تیری اولاد سے ایک لڑکے پر کرے گا وہی جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ حضرت امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے ثابت کردہ عزت رسالت و بنی فاطمہ سے ہیں، اور متعدد احادیث

ہیں ان کا علاقہ نسب حضرت عباس عم مکرم سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بھی بتایا گیا اور اس میں کچھ بُعد نہیں وہ نسباً سید حسنی ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رافضیوں کے رد میں فرمایا کہ کوئی شخص اپنے باپ کو بھی برا کہتا ہے ابوبکر صدیق دوبار میرے باپ ہوئے یعنی دو طرح سے میرا نسب مادری حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ تک پہنچتا ہے ۔

حدیث سی و سوم[۳۳]:۔ اسحٰق بن بشر و ابن عساکر حدیث طویل ذکر دجال ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعند ذلک ینزل اخی عیسٰی بن مریم من السماء علی جبل افیق اماما ھادیا وحکما عادلا علیہ برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بیدہ حربة یقتل الدجال تضع الحرب اوزارھا وکان السلم فیلقی الرجل الاسد فلا یھیجه ویاخذ الحیة فلا تضرہ وتنبت الارض کنباتھا علی عھد اٰدم ویؤمن به اھل الارض ویکون الناس اھل ملة واحدة یعنی جب دجال نکلے گا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیلسان پوش اس کے ساتھ ہولیں گے اور لوگ اس کے سبب بلائے عظیم میں ہونگے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہونگے اسوقت میرے بھائی عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام آسمان سے کوہ افیق پر اتریں گے امام راہ نما حاکم عادل ہو کر ایک اونچی ٹوپی پہنے میانہ قد کشادہ پیشانی موئے سر سیدھے ہاتھ میں نیزہ جس سے دجال کو قتل کریں گے اسوقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھدیگی اور سب جہان میں امن وامان ہو جائے گی آدمی شیر سے ملے تو وہ جوش میں نہ آئے گا اور سانپ کو پکڑے تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا کھیتیاں اس رنگ پر اگیں گی جیسے زمانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اُگا کرتی تھیں ۔تمام اہل زمین ان پر ایمان لے آئیں گے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا ۔

حدیث سی و چہارم[۳۴]:۔ ابن النجار انہیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اذا سکن بنوک السواد ولبسوا السواد وکان شیعتھم اھل خراسان لم یزل ھذا الامر فیھم حتی یدفعوہ الی عیسٰی بن مریم جب تمہاری اولاد دیہات میں بسے اور سیاہ لباس پہنے اور ان کے گروہ اہل خراسان ہوں جب سے خلافت ہمیشہ ان میں رہے گی یہاں تک کہ وہ اسے عیسٰی بن مریم کے سپرد کردیں گے ۔

حدیث سی و پنجم[۳۵]:۔ ابن عساکر ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی ہیں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں حضور کے پہلو میں دفن کی جاؤں فرمایا انی لی بذلک الموضع ما فیه الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسٰی بن مریم بھلا اسکی اجازت میں کیونکر دوں وہاں تو صرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابوبکر و عمر و عیسٰی بن مریم کی علیہ الصلوٰۃ والسلام

حدیث سی و ششم :۔ ابونعیم کتاب الفتن میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المحاصرون ببیت المقدس اذ ذاک مائۃ الف امرأۃ واثنان وعشرون الفاً مقاتلون اذ غشیتھم ضبابۃ من غمام اذ تنکشف عنھم مع الصبح فاذا عیسی بین ظھرانیھم اسوقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور بائیس ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے ناگاہ ایک ابر کی گھٹا ان پر چھائے گی صبح ہوتے کھلے گی تو دیکھیں گے کہ عیسیٰ ان میں تشریف فرما ہیں :۔

حدیث سی و ہفتم :۔ مسند ابی یعلی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لینزلن عیسی بن مریم ثم لئن قام علی قبری فقال یا محمد لاجیبنہ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک عیسیٰ بن مریم اتریں گے پھر اگر میری قبر پہ کھڑے ہو کر مجھے پکاریں تو ضرور انہیں جواب دوں گا :۔

حدیث سی و ہشتم :۔ ابونعیم حلیہ میں عروہ بن رویم سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیر ھذہ الامۃ اولھا و اٰخرھا اولھا فیھم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اٰخرھا فیھم عیسی بن مریم الحدیث ۔ اس امت کے بہتر اول و آخر کے لوگ ہیں اول کے لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہونگے :۔

حدیث سی و نہم :۔ جامع ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعیسیٰ یدفن معہ رب العزۃ تبارک وتعالےٰ نے توراۃ مقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ ان کے پاس دفن کئے جائیں گے علیہ الصلوٰۃ والسلام فی المرقاۃ ای ومکتوب فیھا ایضاً ان عیسیٰ یدفن معہ قال الطیبی ھذا ھو المکتوب فی التوراۃ :۔

حدیث چہلم :۔ ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی یھبط عیسی بن مریم فیصلی الصلوٰۃ ویجمع الجمع ویزید فی الحلال کانی بہ تجدبہ رواحلہ ببطن الروحاء حاجاً او معتمراً ۔ عیسیٰ بن مریم اتریں گے نمازیں پڑھیں گے جمعے قائم کریں گے مال حلال کی افراط کر دیں گے گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ ان کی سواریاں انہیں تیز لئے جاتی ہیں بطن وادی روحا میں حج یا عمرے کے لئے :۔

حدیث چہل و یکم :۔ وہی حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی لاتقوم الساعۃ حتی ینزل عیسی بن مریم علی ذروۃ افیق بیدہ حربۃ یقتل الدجال قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام

کوہ افیق کی چوٹی پر نزول فرمائیں گے ہاتھ میں نیزہ ہوئے جس سے دجال کو قتل کریں گے۔

حدیث چہل و دوم :۔ وہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی ان المسیح بن مریم خارج قبل یوم القیمۃ ولیستغن بہ الناس عمن سواہ بیشک مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام قیامت سے پہلے ظہور فرمائیں گے آدمیوں کو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیئے یہ امر بمعنی اخبار ہے زمانۂ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ انہیں کی طرف سب باتوں میں رجوع ہوگی۔

حدیث چہل و سوم :۔ وہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ایک حدیث طویل ذکر مغیبات آئندہ میں راوی کہ چنیں و چناں ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ ورومیہ کو فتح کریں گے پھر دجال نکلے گا اس کے زمانہ میں قحط شدید ہوگا فبینما ھم کذالک اذ سمعوا صوتا من السماء البشر وافقد اتاکم الغوث فیقولون نزل عیسی بن مریم فیستبشرون ویستبشر بھم ویقولون سل روح اللہ فیقول ان اللہ اکرم ھذہ الامۃ فلا ینبغی لاحد ان یؤمھم الا منھم فیصلی امیر المومنین بالناس ویصلی عیسی خلفہ لوگ اسی ضیق و پریشانی میں ہونگے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے خوش ہو کہ فریاد رس تمہارے پاس آیا مسلمان کہیں گے کہ عیسیٰ بن مریم اترے خوشیاں کریں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں دیکھ کر خوش ہونگے مسلمان عرض کریں گے یا روح اللہ نماز پڑھایئے فرمائیں گے اللہ عزوجل نے اس امت کو عزت دی ہے اسکا امام اسی میں سے چاہیئے امیر المومنین نماز پڑھائیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ سلام پھیر کر اپنا نیزہ ہوئے کر دجال کے پاس جاکر فرمائیں گے ٹھہر اے دجال اے کذاب۔ جب وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھے گا اور ان کی آواز پہچانیگا ایسا گلنے لگے گا جیسے آگ میں رانگ یا دھوپ میں چربی اگر روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ٹھہر نہ فرمایا ہوتا تو گل کر فنا ہو جاتا پس عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکی چھاتی میں نیزہ مار کر واصل جہنم کریں گے پھر اسکے لشکر یہود و منافقین ہونگے قتل فرمائیں گے صلیب توڑیں گے خنزیر کو نیست و نابود کریں گے اب لڑائی موقوف اور امن و چین کے دن آئیں گے یہاں تک کہ بھیڑیے کے پہلو میں بکری بیٹھے گی اور وہ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے گا۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے وہ نہ کاٹے گا ساری دنیا عدل سے بھر جائیگی پھر خروج یاجوج و ماجوج اور ان کے فنا وغیرہ کا حال بیان کرکے فرمایا ویقبض عیسی بن مریم ویلیہ المسلمون ویغسلونہ ویحنطونہ ویکفنونہ ویصلوا علیہ ویحفرون لہ ویدفنونہ الحدیث: ان سب وقائع کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے مسلمان ان کی تجہیز کریں گے نہلائیں گے خوشبو لگائیں گے کفن دیں گے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر دفن کریں گے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یہ سردست بے قصد استیعاب تینتالیس حدیثیں ہیں جن میں ایک چہل حدیث پوری حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ہے ثمانیۃ وثلثون نصا واثنتان او

ثلثۃ حکما اما عبداللہ بن عمر و فکثیرا ما یاخذ عن الاوائل اور ایک حدیث میں تو کلام اللہ توریت مقدس کا ارشاد ہے اور خود قرآن عظیم میں بھی اسکا اشعار موجود قال اللہ عزوجل و لما ضرب ابن مریم مثلا الی قولہ تعالے وانہ لعلم للساعۃ بیشک مریم کا بیٹا علم ہے قیامت کا یعنی ان کے نزول سے معلوم ہو جائیگا کہ قیامت اب آئی حضرت ابوہریرہ و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہم کی قرأت ہے وانہ لَعَلَم الساعۃ بیشک ابن مریم نشانی ہیں قیامت کے لئے معالم التنزیل میں ہے وانہ یعنی عیسیٰ لعلم للساعۃ یعنی نزولہ من اشراط الساعۃ یعلم بہ قربھا وقرأ ابن عباس وابوھریرۃ وقتادۃ وانہ لَعَلَم للساعۃ بفتح اللام والعین ای امارۃ وعلامہ مدارک التنزیل میں ہے وانہ لَعِلم للساعۃ وان عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مما یعلم بہ مجئ الساعۃ وقرأ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما العَلَم وھو العلامۃ ای وان نزولہ علم الساعۃ امام جلال الدین محلی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں وانہ ای عیسیٰ لعلم للساعۃ تعلم بنزولہ بالجملہ یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہلسنت وجماعت سے ہے جس طرح اسکا راسا منکر گمراہ بالیقین یوہیں اسکا بدلنے والا اور نزول عیسیٰ بن مریم رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی زید و عمر کے خروج پر ڈھالنے والا بھی ضال مضل بد دین کہ ارشادات حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی دونوں نے تکذیب کی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ہ

مسئلہ ثالثہ :۔ سیدنا روح اللہ صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ کی حیات **اقول** اس کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی سے ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ کہ اہلسنت کے نزدیک تمام انبیائے علیہما الصلوٰۃ والسلام بحیات حقیقی زندہ ہیں ان کی موت صرف تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیات حقیقی ابدی ہے آئمۂ کرام نے اس مسئلہ کو محقق فرمادیا ہے وقد فصلھا سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ فی کتابہ سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری دوسرے یہ کہ اب تک ان پر موت طاری نہ ہوئی زندہ ہے آسمان پر اٹھالئے گئے اور بعد نزول دنیا میں سالہا سال تشریف رکھ کر بعد اتمام نصرت اسلام وفات پائیں گے یہ مسائل قسمین اخیرین سے ہے اسکے ثبوت کو **اولاً** اسی قدر کافی ووافی کہ رب العزت جل وعلا نے فرمایا وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ جس کی تفسیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ صحابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے گذری مخالف نے اپنی جہالت سے صرف صحیح بخاری کی تخصیص کی تھی یہ تفسیر نہ صرف اس میں بلکہ صحیح بخاری و مسلم دونوں میں موجود شرح مشکوٰۃ شریف للعلامۃ الطیبی میں ہے استدل بالآیۃ علی نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی آخر الزمان مصدقا للحدیث وتحریرہ ان الضمیرین فی بہ وقبل موتہ لعیسیٰ والمعنی وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ

وهم اهل الکتب الذین یکونون فی زمان نزوله فتکون الملة واحدة وهی ملة الاسلام خلاصہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس آیت سے تصدیق حدیث کے لئے نزول عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے ہر کتابی عیسٰی کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان لانے والا ہے اور وہ یہود و نصاریٰ ہیں جو بعد نزول عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے زمانے میں ہونگے تو تمام روئے زمین پر صرف ایک دین ہوگا دین اسلام ولیس نقله عنه الملا علی القاری فی المرقات ثانیاً یہی تفسیر بسند صحیح دوسرے صحابی جلیل الشان ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی مروی جن سے صحیح بخاری میں قول موت منقول ہونے کا مخالف نے ادعا کیا تھا صحیح بخاری وارشاد الساری میں ہے ثم یقول ابوهریرة بالاسناد السابق مستدلا علی نزول عیسٰی فی اٰخر الزمان تصدیقا للحدیث واقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته ای وان من اهل الکتب احد الا لیؤمنن بعیسٰی قبل موت عیسٰی وهم اهل الکتب الذین یکونون فی زمانه فتکون الملة واحدة وهی ملة الاسلام وبهذا جزم ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما فیما رواه ابن جریر من طریق سعید بن جبیر عنه باسناد صحیح یعنی اس حدیث کو روایت کرکے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ آخر زمانے میں عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول پر دلیل لانے حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے بتانے کے لئے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وان من اهل الکتب الا لیؤمنن الآیہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی ضرور ایمان لانے والا ہے عیسٰی پر ان کی موت سے پہلے اور وہ وہ کتابی ہیں جو اس وقت ان کے زمانے میں ہونگے تو سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا اور اسی پر جزم کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس حدیث میں جو ان سے ابن جریر نے ان کے شاگرد رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے بسند صحیح روایت کی انتہی۔ اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہوئی کما سیأتی ان شاء اللہ تعالٰی ثالثاً تصریحات کثیرہ ائمہ کرام و مفسرین عظام و علمائے اعلام امام جلال الملۃ والدین سیوطی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں انی متوفیك قابضك ورافعك الی من الدنیا من غیر موت یعنی اللہ عزوجل نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لوں گا اور دنیا سے بغیر موت دیے اٹھا لوں گا۔ تفسیر امام ابوالبقا عکبری میں ہے انه رفع الی السماء ثم یتوفی من ذلك عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور اسکے بعد وفات دیے جائیں گے۔ تفسیر جمل و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں ہے انه رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك بعد نزوله الی الارض وحکمه بشریعة محمد صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وہ آسمان پر اٹھا لیے گئے اور اسکے بعد زمین پر اتر کر شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر حکم کرکے وفات پائیں گے امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضك ورافعك من الدنیا الی من

غیر موت بذلك یعنی امام حسن بصری نے کہ اجلۂ ائمۂ تابعین و تلامذۂ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے ہیں
اور محمد بن السائب کلبی اور امام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے کہ اجلۂ و اکابر ائمۂ تبع تابعین سے اور حسب روایت ائمۂ
تابعین سے ہیں آیۂ کریمہ کی تفسیر کی کہ اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا بغیر اسکے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔ امام فخر الدین
رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قد ثبت الدلیل انہ حی وورد الخبر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ
سینزل ویقتل الدجال ثم انہ تعالیٰ یتوفاہ بعد ذلک دلیل سے ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
زندہ ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر اس
کے بعد اللہ عزوجل انہیں وفات دیگا اسی میں ہے التوفی اخذ الشئی وافیا ولما علم اللہ تعالیٰ ان من الناس من
یخطر بباله ان الذی رفعه اللہ هو روحه لا جسده ذكر هذا الكلام ليدل انه عليه الصلوٰة والسلام
رفع بتمامه الی السماء بروحه وجسده توفی کہتے ہیں کسی چیز کے پورا لے لینے کو جبکہ اللہ عزوجل کے علم میں تھا کہ کچھ لوگوں
کو یہ وہم گزرے گا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح آسمان پر گئی نہ بدن لہذا یہ کلام فرمایا جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام وکمال
مع روح وبدن آسمان پر اٹھائے گئے۔ تفسیر عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی للعلامۃ شہاب الدین الخفاجی میں ہے سبق انہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یصلب ولم یمت اوپر گزرا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ سولی دیے گئے نہ انتقال فرمایا
امام بدر الدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کذا روی من طریق ابی رجاء عن الحسن قال قبل
موت عیسیٰ واللہ انہ لحی ولکن اذا نزل امنوا بہ اجمعون وذھب الیہ اکثر اھل العلم یعنی آیۂ کریمہ
وان من اھل الکتٰب الآیہ کی تفسیر جو حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمائی امام حسن بصری سے بطریق ابی
رجاء مروی ہوئی کہ انہوں نے فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ تمام کتابی موت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ان پر ایمان لانیوالے
ہیں اور فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد ذہبی
نے تجرید الصحابہ اور امام تاج الدین سبکی نے کتاب الفوائد اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صحابیوں میں شمار کیا کہ وہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم کے دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے ظاہر ہے کہ ان کی تخصیص اسی بنا پر ہے کہ انہیں یہ دولت قبل طریان موت
نصیب ہوئی ورنہ شب معراج حضور کی زیارت کس نبی نے نہ کی۔ امام سبکی نے اس مضمون کو ایک چیستان میں ادا
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی امت سے وہ کونسا جوان ہے جو بالاتفاق تمام جہان کے حضرت افضل الصحابہ
صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمان غنی و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین سب سے افضل ہے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ہے عیسی المسیح بن مریم الصدیقة رسول اللہ و کلمته القاھا الیٰ مریم ذکرہ الذھبی فی التجرید مستدرکا علی من قبله فقال عیسی بن مریم رسول اللہ رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لیلة الاسراء فھو نبی وصحابی وھو اٰخر من یموت من الصحابة والغزہ القاضی تاج الدین السبکی فی قصیدة التی فی اواخر القواعد له فقال: ؎

من باتفاق جمیع الخلق افضل من ، خیر الصحاب ابی بکر ومن عمر
ومن علی ومن عثمان وھو فتی ، من امة المصطفیٰ المختار من مضر

امام ذہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے صحابی ہیں جن کا انتقال سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد ہوگا۔ یہاں کلمات آئمۂ دین وعلمائے معتمدین کی کثرت اُس حد پر نہیں کہ ان کے احاطہ واستیعاب کی طمع ہوسکے اور اہل حق کے لئے اسقدر بھی کافی اور مخالف متعسف کہ اپنی ناقص عقل کے آگے آئمہ کو کچھ نہیں گنتے ان کے لئے ہزار دفتر ناوافی لہذا اسی قدر پربس کریں۔ **رابعاً** یہی قول جمہور ہے اور قول جمہور ہی معتمد ومنصور ابھی شرح صحیح بخاری سے گذرا ذھب الیه اکثر اھل العلم۔ **خامساً** یہی قول مصحح ومرجح ہے اور قول صحیح کا مقابل ساقط و نامعتبر امام قرطبی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم پھر علامۃ الوجود امام ابوالسعود تفسیر ارشاد العقل السلیم میں فرماتے ہیں الصحیح ان اللہ رفعه من غیر وفاة ولا نوم کما قال الحسن وابن زید وھو اختیار الطبری وھو الصحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ بیدار اٹھالیا نہ ان کا انتقال ہوا نہ اسوقت سوتے تھے جیساکہ امام حسن بصری وابن زید نے تصریح فرمائی اور اسی کو طبرانی نے اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی صحیح روایت یہی ہے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے القول الصحیح انه رفع وھو حی یعنی صحیح روایت یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھائے گئے **اقول** یہ تو بالیقین ثابت کہ وہ دنیا میں عنقریب نزول فرمانے والے ہیں اور اسکے بعد وفات پانا قطعاً ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی ہوتی تو دو بار ان کی موت لازم آئے گی کیونکر امید کی جائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوب جمیل ایسے رسول عظیم وجلیل پر کہ ان پانچ مرسلین اولوالعزم صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاء ومرسلین وخلق اللہ اجمعین سے افضل اور زیادہ محبوب رب عزوجل ہیں، دوبار مصیبت مرگ بھیجے گا۔ جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سخت صدمے کی دہشت میں تلوار کھینچ کر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال نہ فرمایا اور انتقال نہ فرمائیں گے یہاں تک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کاٹیں

اوران کے قتل کا حکم دیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نعش اقدس پر حاضر ہوئے جھک کر روئے انور پر بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی یابابی انت وامی واللہ لایجمع اللہ علیک موتتین اما الموتۃ التی کتبت علیک فقد متھا میری ماں باپ حضور پر قربان خدا کی قسم اللہ تعالےٰ حضور پر دو موتیں جمع نہ فرمائیگا وہ جو مقدار تھی ہوچکی بابی وانت امی طبت حیاً ومیتاً والذی نفسی بیدہ لا یذیقک اللہ الموتتین ابدا میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور زندگی میں بھی پاکیزہ اور بعد انتقال بھی پاکیزہ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالےٰ کبھی حضور کو دو موتیں نہ چکھائے گا۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجۃ عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ایسی بات جب تک نص صریح سے ثابت نہ ہو انبیاء اللہ خصوصاً ایسے رسول جلیل کے حق میں ہرگز نہ مانی جائیگی خصوصاً روح اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی دعا یہ تھی کہ الٰہی اگر تو یہ پیالہ یعنی جام مرگ کسی سے پھیرنے والا ہے تو مجھ سے پھیر دے۔ بارگاہِ رب العزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اس پر ایمان لانیوالا بے دلیل صریح واضح التصریح کیونکر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب عزوجل اسکے بدلے ان پر موت پر موت نازل فرمائے یہ ہرگز قابل قبول نہیں انصاف کیجئے تو ایک ہی دلیل ان کے زندہ اٹھائے جانے پر کافی ووافی ہے وباللہ التوفیق ٥٠

تنبیہ دوم : اقول قرآن مجید سے اتنا ثابت اور مسلمانوں کا ایمان کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود عنود کے مکر وکید سے بچکر آسمان پر تشریف لے گئے۔ رہا یہ کہ تشریف لے جانے سے پہلے زمین پر ان کی روح قبض کی گئی اور جسم یہیں چھوڑکر صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی اسکا آیت میں کہیں ذکر نہیں یہ دعویٰ زائد ہے جو مدعی ہو ثبوت پیش کرے ورنہ قول بے ثبوت محض مردود ہے مخالف نے جو کچھ ثبوت میں پیش کیا سب بیہودہ ہے وہ یا تو نرا افترا ہے اپنے دل کا اختراع ہے یا مطلب سے محض بیگانہ جس میں مقصود کی بو بھی نہیں یا مراد میں غیر نص جو مدعی کے لئے ہرگز بکار آمد کافی نہیں سب کا بیان سنیئے ایک افتراء تو اسکا وہ کہنا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان آیات کی تفسیر میں ثابت فرما دیا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد قبض روح آسمان پر اٹھائے گئے۔ **دوسرا افتراء** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما پر کہ انہوں نے ایسا فرمایا حالانکہ ہم ابھی ثابت کر آئے کہ ان سے بسند صحیح اسکا خلاف ثابت ہے وہ اسی کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی وفات نہ پائی ان کی موت سے پہلے یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے۔ امام قرطبی سے گذرا کہ یہی روایت ابن عباس سے صحیح ہے رضی اللہ تعالےٰ عنہما۔ **تیسرا افتراء** صحیح بخاری شریف پر کہ اس میں یہ تفسیر سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وابن عباس سے مروی ہے حالانکہ اس میں بروایت حضرت ابن عباس صرف اسقدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا انکم محشورون وان ناسا یؤخذ بہم ذات الشمال فاقول کما قال العبد الصالح

وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم الی قولہ العزیز الحکیم یعنی تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگ بائیں طرف یعنی معاذ اللہ جانب جہنم لے جائے جائیں گے۔ بس وہ عرض کروں گا جو بندہ صالح عیسیٰ بن مریم نے عرض کیا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں موجود رہا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشدے تو تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ اس حدیث میں مدعی کے اس دعوے کا کہاں پتا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے وفات ہوئی اور صرف روح اٹھائی گئی اور بیگانہ وبیعلاقہ اس آیہ کریمہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کا ذکر ہے۔ یہاں اگر وفات بمعنی موت ہو بھی تو یہ تو روز قیامت کا مکالمہ ہے۔ رب العزۃ جل جلالہ فرماتا ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب ۝ اذ قال اللہ یعیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیک الی قولہ تعالیٰ واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ قال سبحنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ۝ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید ۝ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم ۝ قال اللہ ھذا یوم ینفع الصدقین صدقھم۔ جس دن جمع فرمائے گا اللہ تعالیٰ رسولوں کو پھر فرمائیگا تمہیں کیا جواب ملا بولے ہمیں کچھ خبر نہیں، بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرے احسان اپنے اوپر (پھر احسانات گنا کر فرمایا) اور جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہدیا تھا لوگوں سے کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا۔ بولا پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ کہوں جو مجھے نہیں پہنچتا اگر میں نے کہا تو تجھے خوب معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں میں نے نہ کہا ان سے مگر وہی جسکا تو نے مجھے حکم دیا کہ پوجو اللہ کو جو مالک ہے میرا اور تمہارا اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشدے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ فرمایا اللہ نے یہ دن ہے جس میں نفع دے گا سچوں کو ان کا سچ۔ اول سے آخر تک یہ ساری گفتگو روز قیامت کی ہے کس نے کہا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی وفات پائیں گے ہی نہیں کہ روز قیامت بھی اپنی وفات کا ذکر نہ کرسکیں شاید جاہل یہاں قال اللہ اور قال سبحنک

میں ماضی کے صیغے دیکھ کر سمجھا کہ یہ تو گزری ہوئی باتیں ہیں اور قیامت کا دن ابھی نہ گذرا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کلام فصیح میں آئندہ بات کو جو یقینی ہونے والی ہے ہزار جگہ ماضی کے صیغے سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ ایسی یقین الوقوع ہے کہ گویا واقع ہوئی قرآن مجید میں بکثرت ایسے محاورات ہیں سورۂ اعراف میں دیکھئے ونادیٰ اصحٰب الجنۃ اصحٰب النار جنتیوں نے دوزخیوں کو پکارا کہ ہم نے تو پالیا جو وعدہ دیا ہمیں ہمارے رب نے سچا کیا تم نے بھی پایا جو تمہیں وعدہ دیا تھا سچا قالوا نعم وہ بولے ہاں فاذن مؤذن بینھم تو ندا کی ان میں ایک ندا دینے والے نے کہ خدا کی پھٹکار ستمگاروں پر ونادوا اصحٰب الجنۃ ان سلٰم علیکم اعراف والے پکارے جنت والوں کو کہ سلام تجھ پر ونادیٰ اصحاب الاعراف رجالا یعرفونھم بسیماھم اور اعراف والے پکارے دوزخیوں کو ان کے چہرے کی علامت سے پہچان کر ونادیٰ اصحٰب النار اصحٰب الجنۃ اور دوزخی پکارے جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پانی وغیرہ سے کچھ دو قالوا ان اللہ حرمھما علی الکٰفرین بولے اللہ نے یہ نعتیں کافروں پر حرام کی ہیں۔ اسی طرح سورہ صافات میں واقبل بعضھم علٰی بعض یتساءلون ۝ الآیات اور سورۂ صٓ میں قالوا بل انتم لا مرحبا بکم سے ان ذلک لحق تخاصم اھل النار ۝ تک دوزخ میں دوزخیوں کا باہم جھگڑا اور سورۂ زمر میں نفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الا من شاء اللہ سے وقالوا الحمد للہ الذی صدقنا الآیۃ تک تمام وقائع روز قیامت صیغہ ہائے ماضی میں ارشاد ہوئے ہیں اور خود اسی آیت میں دیکھئے جس دن جمع کریگا اللہ رسولوں کو پھر فرمائیگا تم نے کیا جواب پایا بولے ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہاں بھی ان کا جواب بصیغہ ماضی ارشاد فرمایا اور ناکافی و نامثبت آیۂ کریمہ اذ قال اللہ یٰعیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا سے استدلال جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا اور کافروں سے دور کرنے والا ہوں۔ اولاً حرف واؤ ترتیب کے لئے نہیں کہ اس میں جو پہلے مذکور ہوا اسکا پہلے ہی واقع ہونا ضرور ہو تو آیت سے صرف اتنا سمجھا گیا کہ وفات ورفع وتطہیر سب کچھ ہونے والے ہیں اور یہ بلاشبہ حق ہے یہ کہاں سے مفہوم ہوا کہ رفع سے پہلے وفات ہوگی۔ تفسیر امام عکبری میں ہے متوفیک ورافعک الیّ کلاھما للمستقبل والتقدیر رافعک الیّ و متوفیک لانہ رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلک تفسیر سمین وتفسیر جمل وتفسیر مدارک وتفسیر کشاف تفسیر بیضاوی تفسیر ارشاد العقل میں ہے واللفظ للنسفی او ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء ورافعک الآن اذ الواو لا یوجب الترتیب تفسیر کبیر میں ہے الآیۃ تدل علی انہ تعالٰی یفعل بہ ھذہ الافعال فاما کیف یفعل ومتی یفعل فالامر فیہ موقوف علی الدلیل انہ حیّ ؛ ثانیاً توفی خواہ مخواہ معنی موت میں نص نہیں توفی تسلم وقبض اور پورا لے لینے کو کہتے ہیں کبیر کی عبارت

اوپر گذری کہ معنی یہ ہیں کہ مع جسم و روح تمام و کمال اٹھالوں گا۔ تفسیر جلالین سے گذرا متوفیك قابضك ورافعك من غیر موت معالم التنزیل سے گذرا کہ حسن وکلبی وابن جریج نے کہا انی قابضك ورافعك من غیر موت بدلیك اسی میں ہے علی ھذا فی التوفی تاویلان احدھما انی رافعك الیّ وافیا لم ینالوا منك شیئا من قولھم توفیت منه کذا وکذا واستوفیته اذا اخذته تاما والاٰخر انی متسلمك من قولھم توفیت منه کذا ای تسلمته کشاف وانوار التنزیل وتفسیر ابی السعود وتفسیر نسفی میں ہے او قابضك من الارض من توفیت مالی خفاجی علی البیضاوی میں ہے ولذا افسر التوفی بدفعه واخذه من الارض کما یقال توفیت المال اذا قبضته: ثالثاً توفی بمعنی استیفای اجل ہے یعنی تمہیں تمہاری عمر کامل تک پہنچاؤں گا اور ان کافروں کے قتل سے بچاؤں گا ان کا ارادہ پورا نہ ہوگا تم اپنی عمر مقدر تک پہنچ کر اپنی موت انتقال کروگے۔ تفسیر سمین و تفسیر جمل و تفسیر مدارک و تفسیر کشاف و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشاد میں ہے انی مستوفی اجلك ومؤخرك وعاصمك من ان یقتلك الکفار الی ان تموت حتف انفك تفسیر کبیر میں ہے ای ممتم عمرك فحینئذ اتوفاك فلا اترکھم حتی یقتلوك وھذا تاویل حسن: رابعاً وفات بمعنی خواب خود قرآن عظیم میں موجود قال اللہ تعالٰی وَھُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ اللہ ہے جو تمہیں وفات دیتا ہے رات میں یعنی سلاتا ہے اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا اللہ تعالٰی وفات دیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو نہ مرے انہیں ان کے سوتے میں۔ تو معنی یہ ہوئے کہ تمہیں سلاؤں گا اور سوتے میں آسمان پر اٹھالوں گا کہ اٹھائے جانے میں دہشت نہ لاحق ہو یہ قول امام ربیع بن انس کا ہے۔ معالم التنزیل میں ہے قال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم وکان عیسٰی قد نام فرفعه اللہ تعالٰی الی السماء ومعناه انی منیمك ورافعك الیّ مدارک میں ہے او متوفی نفسك بالنوم ورافعك وانت نائم حتی لا یلحقك خوف وتستیقظ وانت فی السماء امن مقرب کشاف وانوار وارشاد میں ہے او متوفیك نائما اذ روی انه رفع نائما اور ان کے سوا آیت میں اور بھی بعض وجوہ کلمات علماء میں مذکور۔ تو وفات کو بمعنی موت لینا اور اسے قبل از رفع ٹھہرا دینا محض بے دلیل ہے جبکہ آیت میں اصلاً پتہ نہیں: **اقول** بلکہ اگر خدا انصاف دے تو آیت تو اس مزعوم مخالف کا رد فرما رہی ہے ان کلمات کریمہ میں اپنے بندے عیسٰی روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین بشارتیں تھیں۔ مُتَوَفِّیْکَ ۔ رَافِعُکَ ۔ مُطَھِّرُکَ اگر معنی آیت یہی ہوں کہ میں تمہیں موت دوں گا اور بعد موت تمہاری روح کو آسمان پر اٹھالوں گا تو اس میں سوا اسکے کہ انہیں موت کا پیغام دیا گیا اور کونسی بشارت تازہ ہے مرنے کے بعد ہر مسلمان کی روح آسمان پر بلند ہوتی اور کافروں سے نجات پاتی ہے۔

قال اللہ تعالے اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے تکبر کیا ان کے لئے نہ کھولے جائیں گے دروازے آسمان کے۔ تو کافر کی روح آسمان پر نہیں جاتی ملئکہ عذاب جب لے کر جاتے ہیں در ہائے آسمان بند کر لئے جاتے ہیں کہ یہاں اس ناپاک روح کی جگہ نہیں بخلاف مومن کہ اسکی روح بلند ہوتی اور زیر عرش اپنے رب جل وعلا کو سجدہ کرتی ہے تو دو کھلی باتیں ہر مسلمان کی روح کو حاصل آیت میں صرف خبر موت رہ گئی اور ہمارے طور پر ہر ایک بشارت عظیمہ مستقلہ ہے کہ میں تمہیں عمر کامل تک پہنچاؤں گا یہ کافر قتل نہ کر سکیں گے اور جیتے جی آسمان پر اٹھالوں گا اور کافروں سے ایسا دور و پاک کر دوں گا کہ عمر بھر کبھی کافر کو تم پر اصلاً دسترس نہ ہوگی جب دوبارہ دنیا پر آؤ گے یہ جو تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود انہیں قتل کرو گے اور انہیں کو نہیں بلکہ تمام کافروں سے سارے جہان کو پاک کرو گے کہ ایک دین حق تمہارے نبی محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ہوگا اور تم تمام عالم میں اسکے مرجع و ماوی معتمد شروع کلام میں فرمایا وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ٥ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ الآیہ؛ یہاں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں نے حضرت عیسیٰ کے ساتھ مکر کیا انہیں قتل کرنا چاہا اور اللہ عزوجل نے انہیں ان کے مکر کا بدلہ دیا کہ ان کا مکر الٹا انہیں پر پڑا جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ میں تیرے ساتھ یہ باتیں کرنے والا ہوں انصاف کیجئے اگر کچھ دشمن کسی بادشاہ ذوالاقتدار کے محبوب کو قتل کرنا چاہتے ہوں اور وہ اسے بچائے تو بچانے کے معنی یہ ہونگے کہ اسے سلامت نکال لے جائے اور ان کا چاہا نہ ہونے پائے یا یہ کہ ان کے قتل سے یوں محفوظ رکھے کہ خود موت دے دے ان کی مراد تو یوں بھی بر آئی آخر جو کسی کا قتل چاہے اسکی غرض یہی ہوتی ہے کہ یہ جان سے جائے وہ حاصل ہو گیا ان کے ہاتھوں سے نہ سہی اللہ کے ہاتھ سے سہی بخلاف اس کے کہ انہیں ان کے مالک قادر ذوالجلال والاکرام نے زندہ اپنے پاس اٹھا لیا کہ انہیں پھر بھیج کر ان خبیثوں کی شرارتیں انہیں کے دست مبارک سے نیست و نابود کرائے تو یہ سچا بدلہ ان ملعونوں کے مکر کا ہے وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ٥ هٰکذا ینبغی التحقیق واللّٰہ ولی التوفیق۔

مسلمانو ان منکروں کا ظلم قابل غور ہے ہم سے تو محض بے ضابطہ وہ جبر دتی تقاضے تھے کہ ثبوت حیات صرف قرآن سے دو آیت بھی قطعۃ الدلالۃ ہو حدیث ہو بھی تو خاص صحیح بخاری کی ہو حالانکہ از روئے قواعد علیہ ہمارے ذمے ثبوت دینا ہی نہ تھا ہماری تقریرات سے روشن ہو چکا کہ مسئلے میں مخالفین مدعی ہیں اور بار ثبوت ذمہ مدعی ہوتا ہے تو ایک تو الٹا مطالبہ اور وہ بھی ایسی تنگ قیدوں سے جو عقلاً و نقلاً کسی طرح لازم نہیں اور جب خود ان مدعی صاحبوں کو ثبوت دینے کی نوبت آئی تو وہ گل کرشمے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم پر افتراء حضرت عبداللہ بن عباس

پر افتراء صحیح بخاری شریف پر افتراء محض بیگانہ وا جنبی سے استناد نہ قرآن پر بس نہ قطعیت کی ہوس اور کیا ناانصافی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تنبیہ سوم:۔ ان نئے فیشن کے مسیحوں کا یہ مسیح رسول اللہ وکلمۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سوال کہ اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہیں گے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہوں گے یا ان کو اللہ تعالیٰ نے اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کرکے امتی بنا دیگا اگر از راہ نادانی ہے تو محض سفاہت وجہالت ورنہ صریح شرارت وضلالت حاش للہ نہ وہ خود مستعفی ہونگے نہ کوئی نبی نبوت سے استعفا دیتا ہے نہ اللہ عزوجل انہیں معزول فرمائیگا نہ کوئی نبی معزول کیا جاتا ہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہیں گے اور ضرور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور ہمیشہ امتی رہیں گے یہ سفیہ اپنی حماقت سے نبی ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے میں باہم منافات سمجھا یہ اس کی جہالت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر رفیع سے غفلت ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر موقوف نہیں ابراہیم خلیل اللہ وموسیٰ کلیم اللہ ونوح نجی اللہ وآدم صفی اللہ تمام انبیاء اللہ علیہم وسلم سب کے سب ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں حضور کا نام پاک نبی الانبیاء ہے۔ حدیث میں ہے حضور نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کان موسیٰ حیّا ما وسعه الا اتباعی اگر موسیٰ زندہ ہوتے انہیں میری پیروی کے سوا کچھ گنجائش نہ ہوتی رواہ احمد والبیھقی فی الشعب عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی قسم اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے اگر موسیٰ تمہارے لئے ظاہر ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرو تو سیدھے راہ سے بہک جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری اتباع کرتے۔ اسوقت توراۃ شریف کا ذکر تھا لہذا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیا ورنہ انہیں کی تخصیص نہیں سب انبیاء کے لئے یہی حکم ہے۔ یہ سفہا قرآن مجید کا تو نام لیتے اور حدیثوں سے منکر ہو کر فریب دہی عوام کے لئے صرف اسی سے استناد کا پیام دیتے ہیں مگر استغفر اللہ قرآن کی انہیں ہوا بھی نہ لگی یہ منہ اور قرآن کا نام اگر قرآن عظیم کبھی سنا بھی ہوتا تو ایسے بیہودہ سوال کا موتھ نہ پڑتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا سب پیغمبروں سے جب میں تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر آئے تمہارے پاس ایک رسول تصدیق فرماتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اسکی مدد کرنا اللہ تعالٰی نے فرمایا اے پیغمبرو کیا تم نے اس بات کا اقرار کیا اور اس عہد پر میرا ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ اس عہد کا گواہ ہوں تو جو اسکے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔ کیوں قرآن کا نام لینے والو کیا یہ آیتیں قرآن میں نہ تھیں کیا اللہ تعالٰی نے اس سخت تاکید شدید کے ساتھ سب انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لانے کا عہد نہ لیا۔ کیا اس عہد سے ان سب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا امتی نہ بنا دیا۔ کیا اس عہد لیتے وقت انہوں نے نبوت سے استعفا کیا یا اللہ عزوجل نے انہیں معزول کر کے امتی کر دیا۔ اے سفیہو اس عہد عظیم پر حضرت روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام آئیں گے اور باوصف نبوت و رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے امتی و ناصر دین ہو کر رہیں گے ۔ ؎

آسمان نسبت بعرش آمد فرود ، گرچہ بس عالیست پیش خاک تود

اس آیت کریمہ کا نفیس جانفزا بیان اگر دیکھنا چاہو تو سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ کی کتاب مستطاب **تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین** کا مطالعہ کرو اور ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نبی الانبیاء ہونے پر ایمان لاؤ ۔ ؎

گرچہ شیریں دہنان بادشہانند ولے ، او سلیمانِ جہان ست کہ خاتم باوست

صلی اللہ تعالٰی علیہم وبارک وسلم رہا اسکا سوال کہ کس وقت آسمان سے رجوع کریں گے اسکا جواب وہی ہے کہ ما المسئول عنھا باعلم من السائل اتنا یقینی ہے کہ وہ مبارک وقت بہت قریب آپہنچا ہے کہ وہ آفتاب ہدایت و کمال افق رحمت و جمال و قہر و جلال سے طلوع فرما کر اس زمین تیرہ و تار پر تجلی فرمائے اور ایک جھلک میں تمام کفر و بدعت نصرانیت یہودیت شرک مجوسیت نیچریت قادیانیت رفض خروج وغیرہا اقسام ضلالت سب کا سویرا کر دے تمام جہان میں ایک دین اسلام ہو اور دین اسلام میں صرف ایک مذہب اہلسنت باقی سب تہ تیغ وللہ الحجۃ السامیہ مگر تعیین وقت کہ آج سے کتنے سال کتنے ماہ باقی ہیں نہ ہمیں بتائی گئی نہ ہم جان سکتے ہیں جس طرح قیامت کے آنے پر ہمارا ایمان ہے اور اس کا وقت معلوم نہیں ۔

تنبیہ چہارم بر مسلمانو اللہ عزوجل نے انسان کو جامع صفات ملکی و بہیمی و شیطانی بنایا ہے جسے وہ ہدایت فرمائے

صفات ملکی ظہور کرتے ہیں اور اسے بعض یا کل ملٰئکہ سے افضل کر دیتے ہیں کہ عبدی المؤمن احب الی من بعض ملٰئکتی شریعت ان کی شعار ہوتی ہے اور تقویٰ ان کا دثار کہ لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون ۝ تواضع و فروتنی ان کی شان جبلی اور تکبر و تعلی سے تنفر کلی کہ ان الملٰئکۃ لتضع اجنحتھا لطالب العلم اور جس نے صفات بہیمی کیطرف رجوع کی بہائم وار لیل و نہار بطن و فرج کا خادم خوار اور فکر شہوات کا اسیر و گرفتار کہ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل اور جسپر صفات شیطانیہ غالب آئیں تکبر و ترفع اسکا دین و آئین کہ ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین یہ ہر وقت طلب جاہ و شہرت میں مبتلا رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ بات نکالیے جس سے آسمان تعلی پر ٹوپی اچھالیئے دور دور نام مشہور ہو خاص و عام میں ذکر مذکور ہو اپنا گروہ الگ بنائیں وہ ہمارا غلام ہم اسکے امام کہلائیں ان میں جن کی ہمت پوری ترقی کرتی ہے وہ انا ربکم الاعلیٰ بولتے اور دعوے خدائی کی دکان کھولتے ہیں جیسے گذرے ہوؤں میں فرعون و نمرود وغیرہما مردود اور آنے والوں میں مسیح قادیانی کے سوا ایک اور مسیح خر نشین یعنی دجال لعین اور جو ان سے کم درجہ ہمت رکھتے ہیں کذاب یمامہ و کذاب ثقیف وغیرہما خبیثوں کی طرح ادعای رسالت و نبوت پر تھکتے ہیں اور گھٹ کی ہمت والے کوئی مہدی موعود بنتا ہے کوئی غوث زماں کوئی مجتہد وقت کوئی جنین و جینان ہندوستان جس میں مدتوں سے اسلام بے سردار ہے اور دین بے یار و مددگار نفس امارہ کی آزادیاں کھلے بندوں رہنے کی شادیاں یہاں رنگ نہ لائیں تو کہاں ہزاروں مجتہد سیکڑوں ریفارمر مقتنان تہذیب مشرعان نیچر کتنے ہی مہدی کتنے مذہب گر حشرات الارض کی طرح نکل پڑے اور اللہ کی شان یھدی من یشاء ویضل من یشاء جو کوئی کیسے ہی کھلے باطل صریح جھوٹ کا نشان باندھکر آگے بڑھا کچھ ...وں کے اندھے قسمت کے اوندھے اسکے پیچھے ہولئے آخر یہی آدمی تھے جو فرعون کو سجدہ کرتے یہی آدمی ہونگے جو دجال کا ساتھ دینگے۔ ان صدیوں کی دوری میں مہدی تو کتنے ہی نکلے اب زمین کا پیوند ہوئے سنا جاتا ہے ایک صاحب کو پانچ پانیوں کے زور میں نئی اوپج کی سوجھی کہ مہدی بننا پرانا ہو گیا اور نرا امتی بننے میں لطف ہی کیا لاؤ عیسیٰ موعود بنیں اور ادعای الہام کی بنیاد پر نبوت کی دیوار چنیں اور ادھر عیسائیوں کا زمانہ بنا ہوا ہے اگر کہیں صلیب کے صدقے میں نصیب جاگا اور ان کی سمجھ میں آگیا جب تو جنگل میں منگل ہے سولی کے دن گئے بڑے کی شادی کا ڈنگل ہے یورپ و امریکہ در بہاو انڈیا سب

ساہ: ہاں ہاں بڑے کی شادی تو ہوئی اور ہوئی بھی کیس زور سے کہ آسمان ابا لسہ پر ہوئی اور ہوئی بھی گھر کی گھر میں یعنی خود مرزا ماموں جی کی ان کی بھانجی محمدی سے ہوئی اور اسکی ابلیسی وحی بھی مرزا جی پر اتری کہ نہ وجنا کھا مگر افسوس کہ راس نہ آئی آسمانی جورو پاس نہ آئی مرزا جی کی بہن نے مرزا جی کی ایک نہ سنی اور انکی منکوحہ جورو سلطان محمد خان کو بیاہ دی مرزا جی چیخے چلاتے وحیوں کا آسمان مرزا جی پر پھٹ پڑا کہ وہاں کا رقیب تین برس کے اندر مر جائے گا۔ اور اسکی نیم جھوٹن پھر مرزا جی کو پہنچے گی مگر وہ پٹھان ایسا کڑا کہ آجتک قادیانی جی کی آسمانی جورو کو بغل میں لئے

(باقی اگلے صفحہ پر دیکھیں)

تخت اپنے ہی ہیں اپنے ہی بندے خداوند تاج وشہی ہیں پاؤں میں چاند تارے کا جوتا سر پر سورج کا تاج ہوگا باپ کو جیتے جی معزول کرکے بیٹے کا راج ہوگا اور ایسا نہ بھی ہوا تو چند گانٹھ کے پورے ہیے کے اندھے تو کہیں گئے ہی نہیں یوں بھی اپنا ایک گڑھ الگ جما کر شہرت حاصل سرداری برقرار اس خیال کے جمانے کو جہاں ہزاروں گل کھلائے صدہا جل کھیلے وہاں ایک ہلکا سا پیچ یہ بھی چلے کہ سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم تو مر بھی گئے اب وہ کیا خاک اتریں گے اور کیا کریں دھریں گے جو کچھ ہیں ہمیں ذات شریف ہیں ہمیں آخری امید گاہ دین حنیف ہیں۔ ہمیں قاتل خنزیر ہمیں قاطع یہود ہمیں کاسر صلیب ہمیں مسیح موعود گویا نہیں کی ماں کنواری انہیں کا باپ معدوم احادیث متواترہ میں انہیں کے آنے کی دھوم مگر یہ ان کی نری خام ہوس ہے اور حیات وموت عیسوی میں ان کی گفتگو عبث ہم پوچھتے ہیں موت عیسوی منافی نزول ہے یا نہیں اگر نہیں اور بیشک نہیں جیسا کہ ہم مقدمۂ خامسہ میں روشن کر آئے جب تو اس دعوے سے تمہیں کیا نفع ملا اور احادیث نزول کو لپٹنے اور پر ڈھالنے سے کیا کام چلا اور بالفرض منافی جانیے تو یقیناً لازم کہ موت سے انکار کیجئے حیات ثابت مانیے کہ اگر موت ہوتی تو نزول نہ ہوتا مگر نزول یقینی کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات متواترہ اسکی دلیل قطعی مسلمان ہرگز کسی فریب دہندہ کی بناوٹ مان کر اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات کو معاذ اللہ غلط و باطل جاننے والے نہیں جو کوئی ان کے خلاف کہے اگرچہ زمین سے آسمان تک اڑے مسلمان اسکا ناپاک قول بد تر از بول اسی کے منہ پر مار کر الگ ہو جائیں گے اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک سے لپٹ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کا دامن نہ چھڑائے دنیا نہ آخرت میں آمین آمین آمین بجاہہ عندک یا ارحم الراحمین اور بالفرض باطل یہ سب کچھ سہی پھر آخر تمہاری مسیحیت کیونکر ثابت ہوئی ثبوت دو اور اپنے دعوے کی غیرت کہنے کی آن ہے تو صرف قرآن سے دو وہ دیکھو قرآن کی بارگاہ سے محروم پھرتے ہو آچھا وہاں نہ ملا حدیث سے دو وہ دیکھو حدیث کی درگاہ سے خائب و خاسر پلٹے ہو خیر یہاں بھی ٹھکانا نہ لگا تو کسی صحابی ہی کا ارشاد کسی تابعی ہی کا اثر کسی امام ہی کا قول کچھ تو پیش کرو کہ احادیث متواترہ میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو نزول عیسیٰ کی بشارت دی ہے اس سے مراد کوئی ہندی پنجابی ہے جہاں جہاں ابن مریم ارشاد ہے وہاں کسی پنجابن کا بچہ مغل زادہ مراد ہے۔ اور جب ایسے بدیہی البطلان دعووں کا کہیں ثبوت نہ دے سکو ہر طرف سے ناامید ہر طرح سے باطل تو عوام کو چھلنے اور پینترے بدلنے اور زیچ نکلنے اور الٹے لپٹنے سے کیا حاصل۔ حضرت مسیح مع جسم وروح یا صرف روح سے بعد انتقال گئے یا جیتے جاگتے تمہیں کیا نفع اور نیز ذلت بے ثبوتی کیونکر دفع تمہارا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰ سے آگے۔ بیٹھا ہے اسکا بال بھی بیکا نہ ہوا خود قادیانی ہائے جورو کرتا چل بسا اور پیران کے مرید ہیں کہ اب تک ان کی پیشگوئیوں پر سر منڈائے بیٹھے اور ان کی نبوت ملعونہ پر ایمان لا رہے ہیں بھنگی کو بھی ایسی ذلت پہنچتی تو ڈوب مرتا مگر مرزا جی کی حیا کہ اتنے برسوں اپنی جائز جورو خانم کو پٹھان کی بغل میں دیکھے زندہ بھی رہے اور ان کی نبوت کے شیشہ کو بھی ٹھیس نہ لگی اگرچہ خون خرابا ہو گیا جس پر ایک ظریف نے کہا ہے
سہ دحی ولیکش بود زوجنا کہا ہ واقعہ نمود نز دجنا کہا ۔ ۱۲ منہ

مطلب ہر طرح مفقود تمہارا ادعا ہر طرح مردود پھر اس بے معنی بحث کو چھیڑ کر کیا سنبھالو گے اور عیسیٰ کی وفات سے مغل کو مرسل پنجابن کو مریم نطفے کو کلمۃ اللہ کو اکرم بیاہی کو کنواری اور خال کو دم کیونکر بنالو گے بالجملہ وہی دو حرف کہ مقدمہ ثالثہ و رابعہ میں گذرے ان تمام جہالات فاحشہ کے رد میں کافی ووافی ہیں وللہ الحمد۔

تنبیہ پنجم:۔ بفرض باطل یہ بھی سہی کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی مماثل عیسیٰ کا ظہور ہے مگر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف اتنا ہی تو ارشاد نہ فرمایا کہ نزول عیسیٰ ہوگا بلکہ اس سے پہلے بہت وقائع ارشاد ہوئے ہیں کہ یہ واقع ہولیں گے اس کے بعد نزول ہوگا اسکے مقارن بہت احوال واوصاف بتائے گئے ہیں کہ اس طور پر اتریں گے یہ کیفیت ہوگی اسکے لاحق بہت حوادث وکوائن فرمائے گئے کہ ان کے زمانے میں یہ یہ ہوگا آخر ان سب کا صادق آنا تو ضرور ہے مثلاً **سابقات** میں روم وشام وتمام بلاد اسلام باستثنائے حرمین شریفین سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا سلطان اسلام کا شہادت پانا تمام زمین کا فتنہ وفساد سے بھر جانے کے باعث اولیائے عالم کا مکہ معظمہ کو ہجرت کر جانا وہاں حضرت امام آخر الزمان کا طواف کعبہ کرتے ہوئے ظہور فرمانا اولیائے کرام وسائر اہل اسلام کا ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا نصاریٰ کا دابق یا اعماق ملک شام میں لام باندھنا ان کی طرف مدینہ طیبہ سے لشکر اسلام کا نہضت فرمانا نصاریٰ کا اپنے ہم قوم نومسلموں سے لڑائی مانگنا مسلمانوں کا انہیں اپنی پناہ میں لینا لشکر مسلمین کا تین حصے ہوجانا نصاریٰ پر فتح عظیم پانا فتحیاب حصے کا قسطنطنیہ کو نصاریٰ سے چھیننا ملحمۂ کبریٰ کا واقع ہونا ہزار ہا مسلمانوں کا تین روز اپنے خیموں سے قسم کھا کر نکلنا کہ فتح کریں گے یا شہید ہوجائیں گے اور شام تک سب کا شہید ہوجانا آخر میں نصرت الٰہی کا نزول فرمانا مسلمانوں کا فتح اجل واعظم پانا اتنے کافروں کا کھیت ہونا کہ پرندہ اگر ان کی لاشوں کے ایک کنارے سے اڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچے سے پہلے مر کر گر جائے مسلمانوں کا اموال غنیمت تقسیم کرتے میں ابلیس لعین کی زبان سے خروج دجال کی غلط خبر سن کر پلٹنا وہاں اسکا نشان نہ پانا پھر اس خبیث اعاذنا اللہ منہ کا ظہور کرنا بیشمار عجائب دکھانا مینھ برسانا کھیتی اگانا زمین کو حکم دے کر خزانے نکلوانا خزانوں کا اس کے پیچھے ہو لینا سب سے پہلے ستر ہزار یہود طیلسان پوش کا اس کا فر پر ایمان لانا اس کا لشکر بننا دجال کا ایک جوان مسلمان کو تلوار سے دو ٹکڑے کرکے پھر زندہ کرنا اس مسلمان کا اس پر فرمانا کہ اب مجھے اور بھی یقین ہوگیا کہ تو وہی کانا کذاب ملعون ہے جس کے خروج کی ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اگر کچھ کر سکتا ہے تو اب تو مجھے کچھ ضرر پہنچا پھر اس کا ان پر قدرت نہ پانا خائب خاسر ہو کر رہ جانا چالیس روز میں اس ملعون کا حرمین طیبین کے سوا تمام جہان میں گشت لگانا اہل عرب کا سمٹ کر ملک شام میں جمع ہونا اس خبیث کا انہیں محاصرہ کرنا بائیس ہزار مرد جنگی اور ایک لاکھ عورتوں کا محصور ہونا کیا تمہارے نکلنے سے پیشتر یہ سب وقائع واقع ہوئے واللہ کہ صریح جھوٹے ہو اب چاہیئے

مقارنات ناگاہ اسی حالت میں قلعہ بند مسلمانوں کو آواز آنا کہ گھبراؤ نہیں فریادرس آپہنچا عیسیٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باب دمشق کے پاس دمشق الشام کے شرقی جانب منارۂ سپید کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے آسمان نزول فرمانا تے نہائے بالوں سے پانی ٹپکنا جب سر جھکائیں یا اٹھائیں موئے مبارک سے موتیوں کا جھڑنا یہاں تکبیر ہو چکی نماز قائم ہے حضرت امام مہدی کا بامر عیسوی امامت فرمانا حضرت کا ان کے پیچھے نماز پڑھنا سلام پھیر کر دروازہ کھلوانا اسطرف ستر ہزار یہود مسلح کے ساتھ اس مسیح کذاب یک چشم کا ہونا مسیح صدیق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اسکا بدن گھلنا بھاگنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس کے تعاقب میں جانا باب لُد کے پاس اسے قتل فرمانا اسکا خون ناپاک اپنے نیزۂ پاک پر دکھانا کیا تم پر یہ صفات صادق ہیں کیا تم سے یہ وقائع واقع ہوئے لا واللہ صریح جھوٹے ہو۔ آگے سنیئے **واقعات عہد مبارک** سیدنا موعود مسیح محمود صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کا صلیبیں توڑنا خنزیر کو قتل فرمانا جزیہ اٹھا دینا کافر سے اما الاسلام واما السیف پر عمل فرمانا یعنی اسلام لاؤ ورنہ تلوار تمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا یہود کو گن گن کر قتل فرمانا پیڑوں پتھروں کا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان آ یہ میرے پیچھے یہودی ہے سوا دین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست و نابود ہو جانا روحا کے راستے سے حج یا عمرے کو جانا مزار اقدس سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر سلام کرنا قبر انور سے جواب آنا اور ان کے زمانے میں ہر طرح کا امن چین ہونا لالچ حسد بغض حسد کا دنیا سے اٹھ جانا شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا بھیڑیے کی بغل میں بکری کا بیٹھنا سانپ کو ہاتھوں میں لے کر بچوں کا کھیلنا کسی کا کسی کو ضرر نہ پہنچانا آسمان کا اپنی برکتیں اونڈیل دینا زمین کا اپنی برکات اگل دینا پتھر کی چٹان پر دانہ بکھیر دو تو کھیتی ہو جانا اور تنے او تنے بڑے اناروں کا پیدا ہونا کہ چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت کا آ جانا ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا روئے زمین پر کسی کا محتاج نہ رہنا دینے والا اشرفیوں کے توڑے لئے پھرے کوئی قبول نہ کرے وغیرہ وغیرہ کیا یہ تمہارے اس زمانۂ پر شور و شین کے حالات ہیں کلا واللہ صریح جھوٹے ہو اسی طرح اور وقائع کثیرہ مثلاً یاجوج وماجوج کا عہد عیسوی میں نکلنا دجلہ و فرات وغیرہما دریا کے دریا پی کر بالکل سکھا دینا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بحکم الٰہی مسلمانوں کو کوہ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنا یاجوج وماجوج کا دنیا خالی دیکھ کر آسمان پر تیر پھینکنا کہ زمین تو ہم نے خالی کر لی اب آسمان والوں کو ماریں اللہ تعالیٰ کا ان خبیثوں کے استدراج کے لئے تیروں کو آسمان سے خون آلودہ واپس فرمانا ان کا دیکھ کر خوش ہونا کودنا پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے ان اشقیا پر بلائے نغف کا آنا سب کا ایک رات میں ہلاک ہو کر رہ جانا روئے زمین کا ان کی عفونت سے خراب ہونا دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی آ کر ان کی لاشیں اڑا کر سمندر میں پھینک دینا عیسیٰ و مسلمین کا کوہ طور سے نکلنا شہروں میں از سر نو آباد ہونا چالیس سال زمین میں امامت دین و حکومت عدل آئین فرما

کر وفات پانا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن ہونا جب تم اپنی عمر جو لکھا کر آئے ہو پوری کر لو تو انشاء اللہ العظیم سب مسلمان علانیہ دیکھ لیں گے کہ حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہیں تو گلا دبا کر تمہارے مقر اصلی کو پہنچایا اور ان باقی واقعوں سے بھی کوئی تم پر صادق نہ آیا پھر تم کیونکر مماثل عیسیٰ و مراد احادیث ہو سکتے ہو اگر کہئے ہم حدیثوں کو نہیں مانتے۔ جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا کہ آپ منکر کلام رسول اللہ ہیں صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ پھر آپ مسیح موعود کس بناء پر بنتے ہیں کیا قرآن عظیم میں کوئی ایت صریحہ قطعیۃ الدلالۃ موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے تو بتاؤ اور نہیں تو آخر یہ موعود موعود کہاں سے گا رہے ہو انہیں حدیثوں سے جب حدیثیں نہ مانو گے موعودی کا پھندا کس گھر سے لاؤ گے۔

ع شرم بادت از خدا و از رسول ٭ مگر بحمد اللہ مسلمان کبھی ایسی ژٹلیات پر کان نہ دھریں گے کیا ممکن ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ وہ ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو جھوٹا جانیں اور ان کے مخالف کو سچا حاش للہ حاش للہ اور پھر مخالف بھی وہ جو خود انہیں ارشادات کے سہارے اپنے خیالی پلاؤ پکاتا ہو تمہارے موعود بننے کو تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف و وقائع کے وقت جھوٹی اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ **جواب سوال اخیر**: اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام مہدی و اعور دجال کی نسبت سوال بتوفیق اللہ تعالے اسکے جواب لیجئے **قولہ** حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں **اقول** ہے اور بہت تفصیل سے **قولہ** ہے تو اسکی آیت **اقول** ایک نہیں متعدد۔ دیکھو سورۂ والنجم شریف آیت تیسری اور چوتھی سورۂ فتح شریف آخر آیت کا صدر۔ سورۂ قلب القرآن مبارک کی پہلی چار آیتیں۔ وغیر ذلک مواقع کثیرہ **جواب دوم** دیکھو مقدمہ اولیٰ **جواب سوم** قادیانی کا نکلنا اسکا عیسیٰ موعود ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اسکی آیت اور نہیں تو وجہ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۗ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب ۲۲ رمضان مبارک روز جان افروز دوشنبہ ۱۳۱۵ھ کو حلہ پوش اختتام اور بلحاظ تاریخ **الصارم الربانی علی اسراف القادیانی** نام ہوا وصلی اللہ تعالے علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین واللہ سبحٰنہ و تعالے اعلم وعلمہ جل مجدہ احکم

کتبہ: محمد ن المعروف بحامد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

حصہ سوم از فتاویٰ صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

مستورات اور پردہ

مسلم خواتین کی عزت و حرمت اور ان کا پردہ صدہا سال سے دنیا میں ضرب المثل ہے۔ لیکن اس زمانہ میں مغربی تعلیم مسلمانوں کو نصرانیت کی طرف کھینچ رہی ہے۔ اور وہ حکمران قوم کے معائب کو بھی ہنر سمجھ کر فخریہ تقلید برتتے ہوئے ہیں۔ بیجا اصرار اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اپنے طریق عمل کو صحیح ثابت کرنے کے لئے شرعی احکام سے بھی انکار کر دیا جاتا ہے جو اصحاب بے پردگی کے حامی ہیں وہ پردہ کے خلاف تقریریں کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں کہ پردہ خود شریعت کے خلاف اس لئے ہم حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ کے محققانہ فتوے کو جس سے پردہ کی شرعی حیثیت صاف معلوم ہوتی ہے مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے پیش کرتے ہیں اللہ تعالےٰ نفع دے۔ آمین ؛

فتویٰ

غیر محرم عورت کو بے پردہ مرید کرنا کیسا ہے ؟ زید کہتا ہے جائز ہے کسی طرح کا حرج نہیں۔ پردہ سے بے ایمان لوگ مرید کیا کرتے ہیں۔ اور بکر کہتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ کتاب النکاح حصہ دوم صفحہ ۱۲ پر تحریر کیا ہے کہ مرید کو اپنے پیر کے سامنے بے پردہ آنا ناجائز ہے۔ لہٰذا ناجائز ہے تو زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا قول ؟ ؛

الجواب بعون الوھاب :- عورتوں کے لئے شریعت طاہرہ نے غیر مردوں سے پردہ کا حکم دیا۔ قرآن پاک میں فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ۔ یعنی اے ایمان والو! نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانوں میں نہ داخل ہو جب تک اذن نہ پاؤ۔ اس آیت سے صاف طور پر پردہ کا حکم ثابت ہے۔ اور اس سے بڑھ کر

لہ حاشیہ صفحہ ۵۴ :- الحمد للہ کہ حضرت مصنف کی پیشگوئی صادق ہوئی مرزا کادیانی ۱۳۲۶ھ میں اپنے مقر میں ڈھکیل دیا گیا اور اصلاً ایک واقعہ ایک حرف بھی اس پر صادق نہ آیا۔ مرزا جی نے جو اپنی عمر کی وحی ابلیسی بتائی تھی اس میں بھی اس کے وحی دہندہ نے غچا کھایا یا قصداً انہیں مسخرہ بنا کر غچا دیا کہ ۸۰ برس کی عمر پائیں گے حالانکہ کچھ اوپر ساٹھ ہی میں ساٹھ ماروں نے پکڑے ڈال کر ان کو بھی میں جھونک دیا۔ وہی شیطانی وحی کا جملہ جو آسمانی جورو کے بارے میں مرزا جی پر برابر اترا تھا کہ زوجنا کھا شان الٰہی کہ اسی سے ایک ظریف نے مرزا قادیانی کی تاریخ موت نکالی یوں کہ اس میں تین لفظ ہیں ز و ج عدد عدد ۱۷ ناک عدد ۷۱ ھا عدد ۶ تینوں بالترتیب تین مرتبہ احاد و عشرات و میں رکھے ۱۳۲۶ ہوتے الہام اسے کہتے ہیں ۱۲